امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

# ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

**مدیر**

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

**معاون**

مولانا رضوان احمد ندوی


**اس شمارہ میں**


■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ مولانا اہل اللہ قاسمی
■ کتابوں پر تبصرہ
■ حضرات حسنینؓ کے فضائل ومناقب
■ اخبار جہاں
■ طب وصحت، ہفتۂ رفتہ
■ ملی سرگرمیاں



جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 38 مورخہ ۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق یکم اکتوبر ۲۰۱۸ء روز سوموار


# جمہوریت میں اٹھنے والے ہاتھوں کی قیمت ہے

## امارت شرعیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ میں مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مد ظلہ کا فکر انگیز خطاب

**رپورٹ: رضوان احمد ندوی**

’’سنجیدگی اور یک سوئی سے ہر معاملے طے ہوا کرتے ہیں، جب تک آدمی ذہنی اور عملی طور پر سنجیدہ نہیں ہوگا، کوئی اقدام نہیں کرسکتا، اس لیے دینی وملی اور اجتماعی کاموں کو پوری یکسوئی کے ساتھ انجام دیجئے اور جب امارت شرعیہ کی طرف سے کوئی پیغام جائے تو اس کو پوری دلجمعی اور ذمہ داری کے ساتھ آگے بڑھایئے۔‘‘ ان خیالات کا اظہار مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم نے اپنے صدارتی خطاب میں امارت شرعیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۳ رستمبر ۲۰۱۸ء کے موقع پر بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ سے آئے ہوئے ارکان شوریٰ، علماء ودعاۃ کے ایک منتخب اجتماع سے کیا، یہ اجلاس مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی صدارت میں المعہد العالی للتدریب للقضاء والافتاء کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا، جس میں بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے تین سو سے زیادہ ارکان شوریٰ، علماء، ائمہ مساجد، دانشور اور سیاسی وسماجی خدمت گاروں نے شرکت کی اور زیر بحث ایجنڈوں اور ملی مسائل پر قیمتی آرا پیش کیں۔ حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ امارت شرعیہ کسی عمارت کا نام نہیں ہے، بلکہ امارت شرعیہ وحدت واجتماعیت اور باہم یک جہتی واتحاد سے مل کر قانون شریعت کی حفاظت اور اس کے مطابق زندگی گذارنے کا نام ہے۔ اس لیے ہر شخص امارت شرعیہ کا ذمہ دار ہے، آپ مضبوط رہیں گے تو امارت شرعیہ مضبوط رہے گی، یاد رکھئے کہ اس ملت پر ماضی میں بہت سے نامساعد حالات آئے، بغداد میں تاتاریوں نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کردیا اور پورے بغداد کو تہس نہس کردیا، لیکن اللہ قادر مطلق ہے، اللہ نے حالات کو ایسا بدل دیا کہ تین پشت کے بعد یہی تاتاری اسلام کے حامی ومحافظ بن گئے۔ حضرت امیر شریعت نے ملک میں ہو رہے ہجومی تشدد، ماب لنچنگ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی پست ہمتی کی بات نہیں کرتا، قرآن مجید نے ہماری رہنمائی کی ہے کہ ہم حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی ایمانی قوت وطاقت کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوں، اگر آپ مضبوط ہوں گے تو اس ملک کی سیکولر طاقتیں مضبوط ہوں گی اور اپنے آپ کو سیکولر کہلانے والے بھی آپ کی طرف توجہ دیں گے۔ پھر یہ بیس کروڑ کی آبادی کسی طبقے کے رحم و کرم پر نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا کہ ۱۵ راپریل کو دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس میں مسلمانوں نے ملی طاقت کا احساس دلایا کہ نظریاتی اختلاف کے باوجود ہم سب ایک ہیں، اب آپ سب کی ذمہ داری ہے کہ اس کانفرنس کی معنویت کو سنبھال کر رکھئے اور ناعاقبت اندیشوں کی سازشوں کے شکار نہ ہوجایئے۔ بہت سے لوگوں نے امارت شرعیہ کی صد سالہ تقریب کے انعقاد کی تجویز رکھی ہے، لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا اثر جمہوریت میں نہ سیاسی پارٹیوں اور حکومتوں پر پڑنے والا ہے اور نہ ہی کوئی بڑی تبدیلی ہونے والی ہے، بلکہ جمہوریت میں اٹھنے والے ہاتھوں کی قیمت ہوتی ہے، اس کو سنبھال کر رکھئے۔ حضرت امیر شریعت نے مندوبین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امارت شرعیہ کے پیغام اور مقاصد کو ہر جگہ پہونچانے کی تلقین کی۔ ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے ملک کے موجودہ حالات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہر طرف نفرت اور لاقانونیت کا بول بالا ہے، ان حالات میں امن پسند شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر قابو پانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ انہوں نے وقت کے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ میں ناموں کے اندراج کا اعلان کیا ہے، اس لیے آپ حضرات خصوصی دلچسپی لے کر اپنے حلقہ میں اس کی تحریک چلائیں اور ووٹر لسٹ میں ناموں کا اندراج کرائیں۔

مجلس شوریٰ کے اس اجلاس میں امارت شرعیہ کے تمام شعبوں کی یک سالہ کارکردگی کا خلاصہ پیش ہوا، نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے شعبہ نشر واشاعت، وفاق المدارس الاسلامیہ اور ذیلی دفاتر، نائب ناظم مولانا محمد سہراب ندوی صاحب نے شعبۂ دعوت وتبلیغ اور تحفظ مسلمین وریلیف، شعبۂ امور مساجد اور شعبۂ تعلیم کی رپورٹ نائب ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی نے پیش کیا۔ جبکہ دارالافتاء کی رپورٹ مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی صدر مفتی امارت شرعیہ، دارالقضاء کی رپورٹ مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی نے پیش کی، اس کے علاوہ امارت ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ اور دارالعلوم الاسلامیہ کی رپورٹ کا خلاصہ مولانا سہیل احمد ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ اور المعہد العالی کی کارکردگی رپورٹ مولانا عبدالباسط صاحب نے پڑھ کر سنائی، جناب سمیع الحق صاحب نائب انچارج بیت المال نے ۱۴۳۹ھ کے آمد وصرف کا گوشوارہ پیش کیا، اور مالی سال ۱۴۴۰ء کے لیے آٹھ کروڑ گیارہ لاکھ ستر ہزار (8,11,70,000.00) روپئے کا بجٹ پیش کیا۔ جس کو اجلاس نے منظور کیا۔ ان رپورٹوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مظفر پوری نے فرمایا کہ امارت شرعیہ ایک تناور درخت کی مانند ہے، اور اس کا سایہ پورے ملک میں دراز ہو رہا ہے، مولانا نذر الحفیظ ندوی نے کہا کہ امارت شرعیہ مخلصوں کا سفینہ ہے، جو ناسازگار حالات میں بھی ہندوستانی مسلمانوں کی صحیح سمت میں رہنمائی کر رہی ہے، اللہ اس کو نظر بد سے بچائے۔ جناب احمد اشفاق کریم صاحب نے کہا کہ حضرت امیر شریعت کی فعال قیادت میں امارت شرعیہ روز افزوں ترقی پر ہے، حضرت امیر شریعت نے ہر نازک موقع پر ملت کی رہنمائی کی ہے، اللہ ان کے سایہ کو ملت کے سروں پر دراز فرمائے۔ مولانا محمد شمشاد رحمانی صاحب نے کہا کہ حضرت امیر شریعت کی قیادت میں امارت شرعیہ کا یہ کارواں منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امیر شریعت مد ظلہ کا یہی نظریہ ہے کہ کاموں سے افراد پہچانے جاتے ہیں، باتوں سے نہیں اور یہ آپ نے کر دکھایا۔ مولانا مشہود احمد قادری ندوی صاحب نے کہا کہ میں نے تفصیلی رپورٹ پڑھی ہے، میں اس کے لیے حضرت امیر شریعت اور امارت شرعیہ کے ذمہ داروں اور کارکنان کو مبارکباد دیتا ہوں، انہوں نے مشورہ دیا کہ ملک کے موجودہ حالات میں مدارس کے نصاب تعلیم میں ہندی زبان کو داخل کرنا چاہئے، تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرنے والوں کو انہیں کی زبان میں جواب دیا جاسکے۔ مولانا پروفیسر شکیل احمد قاسمی صاحب نے کہا کہ رپورٹیں حد درجہ قابل قدر ہیں، امارت شرعیہ نے پھیلے ہوئے کاموں کو جس خوبصورتی کے ساتھ اپنی رپورٹ میں پیش کیا ہے، وہ بھی لائق تحسین ہے۔ جناب مولانا مفتی نذر توحید مظاہری صاحب نے کہا کہ تنظیم کو مضبوط کرنا ضروری ہے، انہوں نے کہا کہ نقیب اور رئیس النقباء جیسے پرانے اصطلاحات کی جگہ اب صدر اور سکریٹری جیسی جدید اصطلاحات کا استعمال کیا جائے۔ جناب مولانا ڈاکٹر یاسین علی قاسمی نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ امارت شرعیہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے، اور سمع وطاعت کے جذبہ کے ساتھ سبھی لوگ اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں، انہوں نے امارت شرعیہ کے صد سالہ اجلاس کے انعقاد کی تجویز بھی رکھی۔ مولانا ابو طالب رحمانی صاحب نے کہا کہ ہم سب لوگوں کا امارت شرعیہ سے جذباتی لگاؤ ہے، اسی بنیاد پر ہم لوگ یہاں آتے ہیں، بلاشبہ اسکی خدمات قابل قدر ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر کئی مفید مشورے بھی دیے۔ مولانا محمد عالم قاسمی صاحب نے شعبہ جات کی رپورٹ کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کو پڑھنے اور سننے کے بعد توانائی آئی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے ائمہ مساجد کے مسائل کو حل کرنے اور عوامی رابطہ کو مزید مستحکم بنانے پر توجہ دلائی۔ مولانا محمد قاسم ندوی نے سرکاری اقلیتی اداروں میں علماء کرام کی نمائندگی کو وقت کی ایک اہم ضرورت بتلایا۔ جناب عرفان احمد صاحب راور کیلا نے لڑکیوں کو عصری تعلیم دلوانے کے ساتھ ساتھ ان پر خاص نگاہ رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ جناب پروفیسر عبدالغفور صاحب ایم ایل نے کہا کہ ہجومی تشدد کا معاملہ سیاسی سطح سے اٹھ کر سماجی سطح پر آگیا ہے، اس کے لیے مقامی سطح سے تعلقات کو استوار کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب ڈاکٹر ابوالکلام سہرسہ نے دورۂ وفد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس سے بہت سے مقامی تنازعات حل ہوتے ہیں، اس لیے اس کو موثر انداز میں کیا جائے، جناب جاوید اقبال ایڈوکیٹ نے کہا کہ برادران وطن کے ساتھ اپنے تعلقات کو خوشگوار بنائیں، اور دعوت وتبلیغ کے لیے مزید افراد بحال کیے جائیں، جناب راشد اظہار ایڈووکیٹ نے کہا کہ سماجی کمزوریوں کی وجہ سے نفرت کا ماحول پیدا ہوتا ہے، اس کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا شمیم اختر ندوی ممبئی نے حضرت امیر شریعت کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ امارت شرعیہ کا کام دن بدن بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو مزید وسعت اور ترقی دے۔ (بقیہ صفحہ ۱۰ رپر)

### کردار کا فرق

’’مصائب کو صبر وسکون کے ساتھ برداشت کیجئے، کبھی ہمت نہ ہاریئے اور رنج وغم کو بھی حد اعتدال سے نہ بڑھنے دیجئے، دنیا کی زندگی میں کوئی بھی انسان رنج، غم، مصیبت اور تکلیف، آفات وناکامی اور نقصان سے بے خوف نہیں رہ سکتا، البتہ مؤمن اور کافر کے کردار میں یہ فرق ضرور ہوتا ہے کہ کافر رنج وغم کے ہجوم میں پریشان ہوکر ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے اور مؤمن بڑے سے بڑے حادثے پر بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔‘‘ (حاصل مطالعہ)

### بلا تبصرہ

’’ہمارے ملک کی سرکار، غیر ملکی زرمبادلہ کے حصول کے لیے بڑے بڑے سلاٹرز ہاؤس کی سرپرستی کرتی ہے، پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش میں گاؤکشی ممنوع ہے، لیکن ان علاقوں سے بہترین گائیں کلکتہ لائی جاتی ہیں، پھر ان گایوں کو قصاب گھر بھیج دیا جاتا ہے، جس ملک میں گائے کے نام پر مسلمانوں پر حملے ہوتے ہیں، اس ملک سے لاکھوں ٹن گائے کا گوشت ملک سے باہر بھیجا جاتا ہے، صرف اتر پردیش میں گوشت کی سپلائی سے پندرہ ہزار کروڑ روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔‘‘ (سالار ۱۷/۹/۲۰۱۸ء)

# اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

## اخلاقی ہدایات:

اے ایمان والو! نہ تو مردوں کا مردوں پر ہنسنا چاہئے، کیا عجب ہے کہ جن پر ہنستے ہو، وہ ان ہنسنے والوں سے خدا کے نزدیک بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے، کیا عجب ہے کہ جن پر ہنستی ہیں، وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد مسلمانوں پر گناہ کا نام لگنا ہی برا ہے اور جو ان حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔ (سورۂ حجرات:۱۱، ترجمہ معارف القرآن)

**مطلب**: رب کائنات نے قرآن مجید کی ان آیات میں چند اخلاقی ہدایات بیان فرمائی ہیں، جن میں تین چیزوں کی ممانعت فرمائی ہے، اول یہ کہ کوئی کسی کا مذاق نہ اُڑائے، دوسرے یہ کہ کوئی کسی کو طعنہ دے کر شرمندہ نہ کرے اور تیسرے یہ کہ کسی کو غلط نام سے نہ پکارے، جس سے دوسرے کی تحقیر و تذلیل ہوتی ہو اور اس سے عزت نفس کو ٹھیس پہونچتی ہو، یاد رکھئے کہ کسی کی توہین و تحقیر کرنا یا اس کی نقل اتارنا؛ تاکہ لوگ ہنسنے لگیں، گناہ ہے، کیوں کہ ممکن ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک مقبول و محبوب بندوں میں ہوں، دوسری چیز جس کی ممانعت اس آیت میں کی گئی ہے کہ کسی کو طعنہ نہ دو، کیوں کہ عیب سے کوئی انسان عادتاً خالی نہیں ہوتا ہے، اب اگر کوئی کسی پر عیب لگائے گا تو دوسرا شخص بھی عیب جوئی کرے گا اور پھر یہیں سے بات بگڑنے لگے گی، اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ انسان کی سعادت اور خوش نصیبی اس میں ہے کہ اپنے عیوب پر نظر رکھے، ان کی اصلاح کی فکر میں لگا رہے اور جو ایسا کرے گا، اس کو دوسروں کے عیب نکالنے اور بیان کرنے کی فرصت ہی نہ رہے گی۔ (معارف القرآن) تیسرے یہ کہ کسی کو غلط نام سے مت پکارو، جیسے کسی شخص کے آنکھیں نہ ہوں اور اس کو اندھا کہہ کر پکارا جائے، کوئی لنگڑا ہے اور اس کو حقارت کے انداز میں لنگڑوا کہہ کر پکارا جائے تو یہ بھی شرعاً ممنوع و مذموم ہے، ہاں اگر کوئی ایسے ناموں سے مشہور ہیں جو بذات خود برے ہیں، مگر اس نام کے ساتھ ان کی شناخت جڑی ہوئی ہو تو اس نام سے پکارنے کی علما نے اجازت دی ہے، امام قرطبی نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا گیا کہ اسانید حدیث میں بعض ناموں کے ساتھ کچھ ایسے القاب آتے ہیں تو کیا ان القاب کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے، انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارا مقصد اس کا عیب بیان کرنے کا نہ ہو، بلکہ اس کی پہچان پوری کرنے کا ہو تو جائز ہے، شریعت کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ کوئی کسی کی دل آزاری نہ کرے، چوٹیں نہ کسے، عیب چینی نہ کرے اور کسی کو نشانہ ملامت نہ بنائے اور سب ایک دوسرے کی عزت واحترام کرے؛ تاکہ باہمی تعلقات خوشگوار رہیں، اس لیے ہر مومن بندہ کو چاہیے کہ قرآن کی ان اخلاقی ہدایات پر عمل کرے اور غیر اخلاقی حرکتوں سے باز رہے۔

## دنیا کی بے ثباتی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو گئے، جب بیدار ہوئے تو پہلو پر نشانات تھے، ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے لیے بستر تیار کردیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میں تو دنیا میں صرف راہ گیر کی طرح ہوں، جو آرام کی خاطر کسی درخت کے نیچے رکا، پھر آرام کیا اور چلتا بنا۔ (ترمذی، ابواب الزہد)

**وضاحت**: دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اور اُخروی زندگی طویل و دیرپا ہے، جہاں مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیش رہنا ہے، اس لیے ہر مومن بندہ کو اس زندگی کو بنانے اور سنوارنے کی فکر کرنی چاہیے اور اعمال خیر کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہئے، چنانچہ مذکورہ حدیث پاک میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی بے ثباتی کو تمثیلی انداز میں بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی زندگی اس قدر مختصر ہے جس طرح ایک مسافر راستہ چلتے تھک کر کسی سایہ دار درخت کے نیچے تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیے رکتا ہے اور پھر اپنا سفر شروع کردیتا ہے، اسی طرح دنیاوی زندگی میں بھی ہونا چاہیے، یہاں بہت سے لوگ آباد تھے، وہ چلے گئے، اسی طرح تم بھی چلے جاؤ گے اور دوسرے آباد ہوں گے، جب کوئی یہاں مستقل نہیں رہے گا تو پھر اس کے لیے جسمانی توانائی صرف کرنا دانشمندی نہیں؛ بلکہ آدمی حرکت میں رہتے ہوئے نیک اعمال کا ذخیرہ کرے؛ تاکہ اخروی زندگی میں اس سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے، کیوں کہ دنیا کی زندگی تھوڑی ہے اور آخرت کی زندگی دائمی ہے، البتہ آخرت کی زندگی کے بننے اور بگڑنے کا مدار اسی دنیاوی زندگی پر ہے، اس کو لہو ولعب میں ہرگز نہ گذرنا چاہئے، قرآن مجید میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ اے لوگو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، لہذا دنیاوی زندگی تم کو دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ تم کو تھوکہ باز (یعنی شیطان) اللہ کے نام سے دھوکہ میں ڈال دے، (سورہ فاطر) کیوں کہ شیطان کچھ لوگوں پر مال و دولت، حرص اور نفسانی شہوات کو اس قدر غالب کردیتا ہے کہ وہ جانتے بوجھتے اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں اور جو لوگ اس جال میں نہیں پھنستے، ان کو اللہ ہی کے نام پر دھوکہ دیتا ہے او ان کے سامنے گناہ کو نیکی بنا کر پیش کرتا ہے، اس سے خاص طور پر ڈرنا چاہیے، کیوں کہ شیطان انسانوں کا کھلا ہوا دشمن ہے، معلوم ہوا کہ دنیا کی ظاہری خوبصورتی، ٹیپ ٹاپ کو دیکھ کر آخرت سے قطعاً غافل نہ ہونا چاہیے، ہاں دنیا کو بقدر ضرورت ہی استعمال کرنا چاہیے، اللہ کی طرف سے جو رزق و آسائش میسر ہو اس کو استعمال میں لایا جائے؛ لیکن اس کی لذتوں اور شہوتوں کے پیچھے نہ پڑا جائے، ایک مومن بندہ کو اسی طرح زندگی گذارنی چاہئے، تاکہ اللہ کی رضا حاصل رہے۔

# دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

## ایک مسلمان پر دوسرے مسلمانوں کے حقوق:

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حقوق ہیں؟ آج کے اس پرفتن دور میں جب کہ غیروں کی نظر میں مسلمان کی جان و مال اور عزت وآبرو محفوظ نہیں، آپس میں بھی مسلم معاشرہ خانہ جنگی کی شکار ہے، بڑے چھوٹے کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ عزت نفس کا کوئی احترام نہیں، جو چاہا، جب چاہا ایک دوسرے کو برسر عام ذلیل و رسوا کردیا، معمولی، معمولی باتوں پر لڑنا جھگڑنا اور نقصان پہونچانے کے درپے ہونا ایک مشغلہ ہوگیا ہے، اسلامی اصول وآداب کا کوئی پاس ولحاظ نہیں ہے، اس سلسلہ میں ہمیں بتایا جائے کہ اسلام نے زندگی گذارنے کے لیے کیا روشن ہدایات اور اصول وآداب دیے ہیں، جواب سے نوازا جائے۔

الجـــــواب و باللّٰہ التـــــــــوفیق

اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے، اس کی تعلیمات بہت واضح اور روشن ہیں، اس نے تمام حقوق کو واضح طور پر بیان کر دیے ہیں، خواہ ان حقوق کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو یا ماں باپ، میاں بیوی، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور عام انسانوں سے یہاں تک کہ جانوروں کے حقوق بھی بیان کردیے گئے ہیں۔ اگر انسانی معاشرہ یں ان حقوق وآداب کا پاس و لحاظ رکھا جائے تو یہ معاشرہ عدل وانصاف اور امن وامان کا گہوارہ بن جائے، برائیوں سے پاک ایک صالح اور پاکیزہ معاشرہ بن جائے۔ ذیل میں قرآن وحدیث کے حوالہ سے انسانی حقوق سے متعلق مختصر اور اہم تعلیمات پیش کیے جاتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

**۱۔ جان و مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی جائے**:۔ اسلام فتنہ وفساد، بدامنی، خون ریزی، بے قصوروں کے ساتھ قتل و غارت گری لوٹ کھسوٹ اور آبرو ریزی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور بدترین انسانیت سوز جرم قرار دیتا ہے۔ اس کا حکم ہے "زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو، کیوں کہ فساد و بگاڑ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔" (البقرہ:۲۰۵) اس کا اعلان ہے: "جس شخص کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا، اس کو ناحق قتل مت کرو۔" (بنی اسرائیل:۳۳) کیوں کہ ناحق ایک انسان کو قتل کرنا گویا پوری انسانیت کو قتل کرنا ہے، جب کہ ایک جان کی زندگی بچانا پوری انسانیت کو بچانا ہے۔ اس کا فرمان ہے "اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ الا یہ کہ وہ باہمی رضامندی سے لین دین (تجارت) کا معاملہ ہو۔" (النساء:۲۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر بلیغ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "یاد رکھو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر ہمیشہ کے لیے اسی طرح حرام ہین، جس طرح کہ تمہارے اس دن میں، تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینہ میں (حرام ہیں)" (صحیح البخاری:۱/۲۳۴؛ باب الخطبۃ ایام منیٰ)

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس کے ساتھ خیانت کرے، نہ جھوٹ بولے، اور نہ اسکو رسوا کرے، ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی آبرو، مال اور خون سب حرام ہیں، تقویٰ یہاں (دل میں) ہے، انسان کے بُرا ہونے کے لیے کافی ہے یہ بات کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔" (سنن الترمذی:۲/۱۴؛ باب ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم)

**۲۔ مسلمانوں کی ایذا رسانی سے پرہیز کیا جائے**: کیوں کہ بلا وجہ کسی بھی انسان کو تکلیف پہونچانا حرام ہے، چہ جائے کہ وہ مسلمان ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح مسلمان کی تعریف کی ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔ (صحیح البخاری:۱/۶ کتاب الایمان)

**۳۔ کسی مسلمان کو حقیر سمجھ کر اس کے ساتھ تمسخر اور استہزا کا معاملہ نہ کیا جائے**: کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے کسی عمل کی وجہ سے محبوب و مقبول ہو، اللہ پاک کا ارشاد ہے: "اے مسلمانو! ایک گروہ دوسرے گروہ کا مذاق نہ اڑائے، ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑایا کریں، ہوسکتا ہے کہ وہ دوسری عورتیں ان سے بہتر ہوں۔" (الحجرات:۱۱)

**۴۔ کسی کو طعنہ نہ دیا جائے اور نہ ہی کسی کو غلط نام سے پکارا جائے**: یعنی اس کا عیب ذکر کر کے اس کو شرمندہ نہ کیا جائے، خواہ یہ عیب جسمانی ہو یا اخلاقی یا کسی کے خاندان یا پیشہ کو حقیر سمجھا جاتا ہو اور اس کا ذکر کیا جائے، اسی طرح غلط نام لے کر نہ پکارا جائے، جیسے کوئی ناٹا ہو تو نٹکا، پاؤں میں لنگ ہو تو لنگڑا، رنگ کالا ہو تو کالیا کہہ کر پکارنا۔ اللہ پاک سے صاف لفظوں میں فرمادیا "ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو، ایمان لانے کے باوجود بُرا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں، وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔" (الحجرات:۱۱)

**۵۔ خرید وفروخت، لین دین اور سبھی معاملات میں سچائی اور امانت داری کا معاملہ کیا جائے، کسی کے ساتھ مکر و فریب نہ کیا جائے**: کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وہ شخص ملعون ہے، جو کسی مسلمان کو ضرر پہونچائے یا اس کے ساتھ مکر وفریب کرے۔" (سنن الترمذی:۲/۱۵؛ باب ماجاء فی الخیانۃ والغش)

**۶۔ حسد، بغض، باہم نفرت وعداوت، غیبت چغل خوری اور بدگمانی سے پرہیز کیا جائے**: کیوں کہ یہ سب خطرناک روحانی امراض ہیں، جو دین ودنیا کو تباہ وبرباد کرنے والے ہیں، ان سے اپنے آپ کو بچایا جائے اور ایک دوسرے کے ساتھ اخوت ومحبت اور ہمدردی کا معاملہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور آپس میں ایک دوسرے کے عیب نہ ڈھونڈھو، اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، یقیناً تم کو یہ گوارہ نہ ہوگا، اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے" (الحجرات:۱۲) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو، کیوں کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، تم کسی کی کمزوری کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور جاسوسوں کی طرح رازدارانہ طریقہ سے کسی کا عیب معلوم کرنے کی کوشش نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جاہوس کرو، نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض وکینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو، بلکہ اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔" (صحیح البخاری:۲/۸۹۶)

امارت شرعیه بهار اڑیسه وجهار کهنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار
# نقیب
پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر...... مورخہ ۲۰ر محرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق یکم اکتوبر ۲۰۱۸ء روز سوموار

## سوداگری

رافیل لڑاکو ہوائی جہاز کی خریداری کے حوالہ سے ہندوستان میں مختلف پارٹیوں کی طرف سے زبانی جنگ شروع ہوگئی ہے، اس جنگ میں ایسی لفظی بم باری ہورہی ہے کہ حکمراں جماعت کے لئے اس سے بچنا دشوار تر ہورہا ہے، ہمیشہ کی طرح ہمارے وزیراعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے صدر امیت شاہ نے ''چپ شاہ'' کا روزہ رکھ رکھا ہے، ایک حقیقی شاہ ہیں اور دوسرا نام کی حد تک، ''چپ شاہ'' کے اس روزے کی وجہ سے سیاست گرما رہی ہے، کانگریس کے صدر راہل گاندھی الفاظ کی اس جنگ میں غالب نظر آرہے ہیں، اور انہوں نے چوکیدار ہی چور کا نعرہ بلند کر رکھا ہے، بی جے پی ہوا کا رخ دیکھنے میں لگی ہے، تھوڑا ماحول ٹھنڈا نے گا تو بی جے پی کے بکواس کرنے والے فضول گوئی میں ممتاز ترین لوگ سامنے آئیں گے، ارون جیٹلی ان کی قیادت کریں گے اور ماحول پھر سے گرما جائے گا اور جس طرح بوفورس توپ سودے میں راجیو گاندھی کے خلاف محاذ کھڑا ہوا تھا، ہوسکتا ہے رافیل سودا بھی مودی جی کے لیے گلے کی ہڈی نہ بن جائے۔

یہ سارا قضیہ اس لیے کھڑا ہوا کہ فرانس کے ساتھ لڑاکو جہاز کی خریداری کے لیے رافیل کمپنی کے ساتھ ۲۵ر مارچ ۲۰۱۵ء کو معاہدہ ہوا تھا، معاہدہ کے مطابق ہندوستانی کسی کمپنی کو اس ہوائی جہاز کی تیار کے لیے شراکت (پاٹنر شپ) دینی تھی، چنانچہ سرکاری زمرے کی کمپنی ہال (HAL) کو شریک ٹھہرایا گیا، ہال کے سابق چیرمین ٹی اس راجو کے بقول ہال نے ۲۵ر ٹن کا SOKHOI-30 لڑاکو جہاز ہندوستان میں ہی تیار کر کے دکھا دیا تھا، اس لیے اس کام کے لیے اس کی صلاحیت مسلم تھی، کیوں کہ رافیل کے پارٹس فرانس سے آنے تھے اور اسے یہاں جوڑ کر لڑاکو جہاز تیار کر دینا تھا، ہال (HAL) کے پاس ہوائی جہاز بنانے کا جدید ترین کارخانہ اور اس کا اپنا ہوائی اڈہ ہے، اس لیے اس کی صلاحیت پر انگشت نمائی کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا، پھر اچانک درمیان سے سرکاری کمپنی ہال کو بغیر وجہ بتائے اس معاہدہ سے الگ کر دیا گیا، یہ معاہدہ کیوں اور کس کے کہنے پر رد کیا گیا، یہ ایک راز ہے جس سے پردہ اٹھانے کو نہ کانگریس تیار ہے اور نہ ہی بی جے پی، اس لیے کہ ۲۰۱۲ء میں کانگریس نے اپنے دور اقتدار میں اس معاہدہ کا آغاز کیا تھا اور اس وقت ریلائنس انڈسٹریز کے مکیش امبانی نے رافیل کمپنی کی شراکت میں اس کام کو کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا، لیکن جلد ہی انہیں احساس ہوگیا کہ دفاعی میدان میں قدم رکھنا ان کے لیے مسائل کھڑے کرے گا، اس لیے اس سوداگری سے انہوں نے ہاتھ جھاڑ لیا، مسئلہ پھر کھڑا ہوا کہ رافیل کمپنی کے ساتھ ہندوستان کی کس کمپنی کو شراکت دی جائے۔

خریداری چھتیس جہاز کی ہونی تھی، معاملہ کڑوڑوں کا تھا، کوئی چہیتی کمپنی بھی سامنے نہیں تھی، جس کو عروج بخشا جائے، چنانچہ رافیل معاہدہ سے صرف دس دن قبل مکیش انبانی کے چھوٹے بھائی انل امبانی کے ذریعہ ایک کمپنی بنائی گئی اور فرانس کے سامنے اکلوتا نام انیل امبانی کی کمپنی کا پیش کیا گیا، سرکار کی طرف سے کوئی دوسری کمپنی کا نام نہیں پیش کیا گیا اس کی وجہ سے فرانس کی کمپنی رافیل کے پاس کوئی متبادل نہیں تھا، چنانچہ اس سوداگری میں انل امبانی کی کمپنی کو کام مل گیا، اس لیے یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ وزیراعظم نے رافیل کے پرانے معاہدے کو مسترد کر کے دفاعی سودے کا نئے سرے سے معاہدہ کیا۔

اس راز سے پردہ فرانس کے سابق صدر اولاند نے ایک انٹرویو میں اٹھا دیا، اور واضح کر دیا کہ انل امبانی کی کمپنی کو پارٹنرشپ حکومت ہند کے کہنے سے دیا گیا تھا، رافیل کے پاس حکومت نے ایک ہی نام بھیجا تھا اس لیے یہ پسند کا معاملہ نہیں، جبر کا تھا۔

اور جبر کی کچھ نہ کچھ بنیاد ہوتی ہے، کانگریس سوداگری کی اس بنیاد کو ڈھونڈھنے میں لگی ہے، بنیاد تلاشنے میں جو کچھ کرنا پڑ رہا ہے اس سے حکومت کے ایوانوں میں زلزلہ سا آرہا ہے، اور ''نہ کھائیں گے نہ کھانے دیں گے'' کے بلند بانگ دعووں سے وجود میں آنے والی حکومت کے دامن پر اس بڑی سوداگری کا داغ لگ گیا ہے، اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ مزید گہرا ہوتا جارہا ہے۔

شک کی سوئی ایک خاص سمت میں اٹھنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ کانگریس کے وقت میں ۱۲۶ لڑاکو طیارے کے سودے کو بالکل آخری وقت میں وجہ بتائے بغیر رد کر دیا گیا پانچ سو چھبیس کڑوڑ کے طیارے سولہ سو ستر کڑوڑ میں خریدے گیے، نئے سودے میں قیمت زیادہ چکائی گئی اور چوں کہ انل امبانی کی کمپنی نئی تھی اور کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھی، اس لیے بنا بنایا رافیل طیارہ سپلائی کرنے کا معاہد کیا گیا، جو اس قسم کے سودے کے ضوابط کے خلاف ہے۔

ان حالات میں وزیراعظم کو صورت حال واضح کرنی چاہیے اور اس معاملے اور معاہدے کا اس قدر حصہ عام کرنا چاہئے جس سے ہماری دفاعی صلاحیت کو نقصان پہونچنے کا امکان نہ ہو، یقیناً ملکی سلامتی کا معاملہ اہم ہے، لیکن معاہدہ کی تفصیلات بتانے سے مجھے نہیں لگتا کہ ملکی اعتبار سے کوئی نقصان پہونچے گا، اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ وزیر اعظم جیسے اہم عہدے سے وابستہ غلط فہمیاں دور ہوں گی اور یہ ملک کے لیے اچھی بات ہوگی۔

## آرڈی نینس

تین طلاق بل راجیہ سبھا میں پاس نہیں ہوسکا، وہاں مسلم پرسنل لا بورڈ کی جدوجہد کے نتیجہ میں مختلف سیاسی پارٹیوں نے اس کی مخالفت کی تھی، چنانچہ ایجنڈا میں ہونے کے باوجود سرکار اس کو راجیہ سبھا میں پیش نہیں کرسکی، ایسے میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسے سرد بستے میں ڈال دیا جاتا اور اگر یہ ممکن نہیں تھا تو سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کر دیا جاتا، تاکہ بل سے متاثر ہونے والی جماعت کا عندیہ معلوم کر کے فیصلہ اس کے مطابق ہوتا، ایوان میں کئی بار ایسا ہوچکا ہے، یہ شکست وفتح کا معاملہ نہیں جمہوری اقدار کے مطابق اور پارلیامانی روایت سے ہم آہنگ طریقہ کار تھا، لیکن مرکزی حکومت کو اقتدار کا نشہ ہے، اس نشہ میں اسے صحیح بات سمجھ میں نہیں آتی، اس نے ضد اور ہٹ دھرمی کی انتہا کرتے ہوئے اسے جبرا نافذ کرنے کا فیصلہ کیا مرکزی کابینہ نے آرڈی ننس کو منظوری دیدی اور صدر جمہوریہ نے اس پر دستخط کرنے میں تاخیر نہیں کی، آرڈی نینس جبر کی ایک شکل ہے، اسے آپ چور دروازہ بھی کہہ سکتے ہیں، جس کا سہارا لے کر حکومتیں من مانی کیا کرتی ہیں، سرکار اگر سرمائی اجلاس تک کے لیے اسے ملتوی کر دیتی تو آسمان نہیں ٹوٹ پڑتا اور نہ ہی کوئی آفت آتی، سپریم کورٹ بھی حکومت سے جواب طلب نہیں کرسکتی تھی کہ اس نے قانون کیوں نہیں بنایا، اس لیے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کسی وقت کے ساتھ مقید نہیں تھے، سیاست دانوں کا خیال ہے کہ یہ معاملہ مسلم خواتین سے ہمدردی اور فلاح و بہبود کے بجائے خالص سیاسی داؤ پیچ پر مبنی ہے، حالاں کہ یہ داؤ پیچ بی جے پی کے خلاف پڑ سکتا ہے، کیوں کہ اس آرڈی ننس پر چند نام نہاد مسلم خواتین کا ووٹ تو انہیں مل جائے گا، لیکن لاکھوں کی تعداد میں وہ مسلم خواتین جو اس بل کے خلاف ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز سے آواز ملانے کی غرض سے سڑکوں پر اتری تھیں اور اپنا احتجاج درج کرایا تھا وہ اس آرڈی نس کو جمہوری اقدار کے خلاف اور دین میں صراحتاً مداخلت تصور کر کے الگ ہوسکتی ہیں، اس لیے بی جے پی اور آر اس اس کے مفکرین (تھنگ ٹینک) جس قدر بھی مضبوط ہوں یہ آرڈی نس واضح طور پر ان کے خلاف جاتا نظر آرہا ہے۔

آرڈی نس کے ذریعہ مرکزی حکومت طلاق کے بہانے مسلمانوں کو مجرم قرار دینے، تین سال تک جیل کی ہوا کھلانے اور ان کے بال بچوں کو بھوکا مارنے کی مکمل منصوبہ بندی کر چکی ہے، اگر سرکار کی سوچ یہ نہ ہوتی تو آرڈی نس ہی نہ لاتی اور بل میں اس شق کا اضافہ کرتی کہ شوہر کے اس الزام میں جیل جانے کی صورت میں اس کی بیوی اور بچوں کے سارے اخراجات حکومت اٹھائے گی، لیکن ایسا کچھ اس بل میں نہیں ہے، اس آرڈی نس کا خلاصہ یہ ہے کہ طلاق کے بعد بھی عورت طلاق دینے والے شوہر کی بیوی بنی رہے گی، البتہ شوہر جیل میں رہے گا، اور جیل میں رہتے ہوئے اسے عدالت کی جانب سے مقرر کردہ نفقہ دینا ہوگا، طلاق دینے والے شوہر کے پاس نفقہ دینے کے لیے نہیں ہو تو بیوی بچے بھوک سے بلبلا کر مرنے پر مجبور ہوں گے۔

اگلا قدم اس آرڈی نینس کے خلاف کیا ہوگا یہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کو طے کرنا ہے، ابھی اس کی آئینی کمیٹی (لیگل سیل) آرڈی نس کے مندرجات اور دفعات کا مطالعہ کر رہی ہے، ہمیں اس کے تجزیہ اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے اور احتجاج مظاہرے، بلکہ عدالت میں مقدمہ کرنے سے بھی گریز کرنا چاہیے، حالاں کہ خبر آئی ہے کہ کیرالہ کی ایک تنظیم کیرالہ سنی جمیعت علماء اور مجلس اتحاد المسلمین ممبئ مہاراشٹر نے عدالت کا رخ کیا ہے، اس قسم کے عجلت پسندانہ اقدام سے دشواریاں مزید بڑھ سکتی ہیں۔

## بہلاوا

ابھی چند دن قبل کی بات ہے جب آر اس اس کے سربراہ موہن بھاگوت نے امریکی شہر شکاگو میں جمہوریت مخالف زہر افشانی کے بعد ہندوؤں کو متحد ہونے کی تلقین کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ شیر اکیلا ہوتا ہے تو جنگلی کتے بھی اسے اپنا شکار بنا لیتے ہیں، اس بیان میں واضح طور پر کتے کا اطلاق حزب مخالف پر کیا گیا تھا، آر اس اس اور اس کی ذیلی تنظیموں کے ذریعہ اس قسم کے بیانات آتے ہی رہتے ہیں، اور ہندوستان میں اس شر انگیزی پر لگام لگانے کی کوئی کوشش نہیں ہورہی ہے۔ امریکہ میں جو کچھ موہن بھاگوت نے کہا تھا وہ آر اس اس کی قدیم پالیسی کا اعلان تھا، لیکن اس پروگرام کے بعد جب بھاگوت ہندوستان لوٹے تو انہیں احساس ہوا کہ اب کچھ نیا کر کے دکھانا چاہیے، چنانچہ راشٹریہ سیوم سنگھ نے نیا پن لانے کے لیے اپنی نوے سالہ تاریخ کا سب سے بڑا پروگرام دہلی میں کرنے کا فیصلہ کیا، یہ سہ روزہ پروگرام وگیان بھون دہلی میں منعقد ہوا، ساٹھ ملکوں کے سفراء کے ساتھ ملک کے اہم دانشور بھی اس پروگرام میں مدعو تھے، موضوع تھا، ''بھارت کا مستقبل''

اس پروگرام کے اہم مقرر آر اس اس کے سربراہ اور سنچالک موہن بھاگوت ہی تھے، اندازہ یہ تھا کہ اس موضوع پر ان کی تقریر گرو گوالکر، پنڈت دین دیال اپادھیائے وغیرہ کے نظریات کے مطابق ہی ہوگی، اور چوں کہ اس وقت اقتدار کی کنجی بھی انہیں کے پاس ہے، اس لیے ان خیالات کی روشنی میں ہی بھارت کے مستقبل کے بارے میں وہ کوئی بڑا اعلان کریں گے، لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس، انہوں نے ''ہندو، ہندی اور ہندوستان'' کے حوالہ سے اس تین روزہ پروگرام میں جو کچھ کہا، اس نے ہندوستان کے تمام شہریوں کو حیرت میں ڈال دیا، کیوں کہ نہ تو آر اس اس کے لوگوں کو اور نہ ہی دوسرے نظریات کے حاملین کو اس کی امید تھی کہ موہن بھاگوت یہ کہیں گے کہ ''ہندو راشٹر کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا کہ جس دن یہ کہا جائے گا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، اس دن ہندتوا کا تصور ہی ختم ہوجائے گا، ہندتوا کا اس پر یقین ہے کہ ساری دنیا ایک کنبہ ہے، انہوں نے ہندوستانی دستور پر عمل آوری کے لیے سنگھ کے پابند عہد ہونے کا اعلان کیا، انہوں نے اپنے اس موقف کا بھی اعادہ کیا کہ آر اس اس ایک سماجی تنظیم ہے جو قومی مفاد میں کام کرتی ہے، سیاست سے اس کا کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ جن لوگوں کی نگاہ آر اس اس کے طریقہ کار پر رہی ہے، ان کی نگاہ میں یہ ایک بہلاوا ہے جو مختلف مذاہب کے لوگوں کو اپنے سے قریب تر کرنے کے لیے کیا گیا ہے، تاکہ ۲۰۱۹ء کے الیکشن میں اس کا فائدہ بی جے پی کو مل سکے۔ وزیراعظم نریندر مودی جو کبھی ٹوپی پہننے سے انکار کر چکے تھے، اندور جا کر ٹوپی پگڑی سب کچھ پہن لیتے ہیں، بوہرہ فرقہ کے جماعت خانہ میں جانے سے پہلے وضو کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں (بقیہ صفحہ ۱۰ر پر)

یادوں کے چراغ

# مولانا اہل اللہ قاسمیؒ

: مفتی محمد اللہ قیصر قاسمی

صوبہ بہار کی ایک مردم خیز بستی اور اہل علم کا گہوارہ چندرسین پور کے جلیل القدر عالم دین مولانا عبدالحفیظ صاحب نور اللہ مرقدہ کی روایتوں کے امین، حضرت مولانا سعید صاحب قدس سرہ کے گنجینہ حکمت و معرفت کے محافظ، اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کے علوم وعرفان کے سچے جانشیں، مدرسہ بشارت العلوم کے سابق مہتمم علم وعمل کا حسین سنگم حضرت مولانا اہل اللہ صاحب قاسمی اپنے بے شمار شاگردوں اور عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑ کر دار فانی کو الوداع کہہ دار البقاء کے باشی بن گئے، اپنے رب کریم کے جوار رحمت میں پناہ گزیں ہو گئے، ایسا لگا جیسے وہ گئے نہیں بلکہ زمانے کی سازشوں کے پے در پے حملوں سے خوف کھا کر رب رحیم کے سایہ رحمت میں ایسے چھپ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی معصوم بچہ کسی انجان شی ء سے ڈر کر ماں کے آنچل میں دبک جاتا ہے۔

بانی مدرسہ بشارت العلوم کھرما، دربھنگہ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ، اور سابق مہتمم مولانا عتیق الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند، حضرت مولانا اہل اللہ صاحب قاسمی رحمہ اللہ ایک بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ بلند کردار، نیک دل، شریف النفس اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ان کی وفات یقیناً علمی دنیا کیلئے بڑا نقصان ہے، وہ ہٹو بچو کی صدا سے دور تواضع وانکساری، سادگی وگمنامی کی زندگی کو اولیت دینے والے انتہائی شریف الطبع انسان تھے۔ان کا تصور کیجئے تو ان کا سراپا کچھ اس طرح سامنے آتا ہے کہ، گورا رنگ، میانہ قد، بڑی بڑی آنکھیں، چوڑی پیشانی، پیشانی پر سجدے کی نشانی، بلند ناک، وجیہ، بارعب اور مسکراتا چہرہ، ریشمی گھنی ڈاڑھی، متوسط بدن، نرم وشیریں گفتار، کم گو،، یاد الٰہی میں رطب اللسان، سلیم الطبع بردبار، معمولات کے شدت سے پابند، اوصاف اسلاف کے سچے ترجمان۔

حضرت مولانا اہل اللہ صاحب قاسمی کی ولادت حضرت شیخ الاسلام کے مسترشد، ولی وقت حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ کے گھر 1963 میں ہوئی، آبائی گاؤں چندرسین پور تھا جو ہمیشہ سے اہل علم کا گہوارہ رہا ہے، گھر میں شروع سے ہی علمی اور دینی ماحول رہا، چناں چہ آپ کے دادا حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جلیل القدر عالم دین ہونے کے ساتھ قطب عالم حضرت مولانا بشارت کریم گڑھولوی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز تھے، جنہوں نے اپنے پیرومرشد کے نام سے منسوب مدرسہ بشارت العلوم کھرما پتھرا دربھنگہ کی بنیاد ڈالی، آپ کے دادا کے برادر خورد حضرت مولانا سعید صاحب رحمہ اللہ اہل علم میں بحر العلوم سے مشہور تھے، اور والد حضرت مولا عتیق الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ ایک باکمال صاحب علم ہونے کے ساتھ روحانیت کے بلند وبالا مقام پر فائز تھے، ایسے گھریلو ماحول میں آپ کی پرورش ہوئی تو فطری طور پر طبیعت میں علمی اور روحانی میلان پروان چڑھتا چلا گیا، بچپن سے ہی طبیعت میں شرافت غالب تھی، حتی کہ لڑکپن میں بھی اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ لڑنے بھڑنے یا کم عمری کی شرارت میں وقت گذارنے سے زیادہ گھر میں وقت گزارتے۔کھیل اور تماشہ بینی سے طبعی طور پر تھا۔

ابتدائی تعلیم والدہ ماجدہ کے پاس رہ کر مکمل کی، اور اردو فارسی کی ابتدائی کتابیں گاؤں میں ہی استاذ العلماء حضرت مولانا امیر حسن صاحب رحمہ اللہ سے پڑھی، پھر ثانوی تعلیم کیلئے مدرسہ بشارت العلوم گئے جہاں عربی درجات کی بیشتر کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھی، چونکہ ذکاوت وذہانت ورثہ میں ملی تھی، حصول علم کا شوق تھا، خوب سے خوب تر کی تلاش کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اس لئے عسیر الفہم اسباق اور دقیق مسائل کے فہم واستظہار میں دشواری نہیں پیش آتی تھی، بہت کم عمری میں دار العلوم دیوبند گئے، اور قلیل عرصے میں اپنی محنت، لگن، اور علمی مشاغل کے ساتھ شرافت نفسی وطبیعت کی پاکیزگی کی وجہ سے کبار اساتذہ کے عزیز ترین شاگرد بن گئے، دار العلوم کی علمی فضاؤں میں دو سال گذارے۔آپ ان خوش نصیب طلبہ میں سے ہیں جن کو کئی اساتذہ سے بخاری شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، چناں چہ آپ نے قاری طیب صاحب، مولانا نصیر احمد خان صاحب، مولانا انظر شاہ کشمیری، اور مولانا سالم صاحب رحمہم اللہ سے بخاری شریف پڑھی، ان کے علاوہ شیخ عبدالفتاح ابوغدہ اور شیخ شمس الحق افغانی رحمہا اللہ سے بھی استفادہ کا موقع ملا۔

1981 میں تکمیل دورۂ حدیث کے بعد ایک بار پھر اپنے والد بزرگوار کی تربیت میں آ گئے، روحانی تربیت بھی انہیں سے پانے لگے، اور مدرسہ بشارت العلوم میں ہی درس وتدریس میں مشغول ہو گئے، چونکہ آپ انتہائی ذہین وفطین ثابت ہوئے تھے، اس لئے درس نظامی کی اکثر متداول کتابیں آپ نے پڑھانی شروع کر دی، 1987 میں والد محترم کی وفات حسرت آیات کے بعد ذمہ داران مدرسہ اور علاقہ کے مؤقر حضرات کی تحریک اور حضرت قاضی مجاہد الاسلام رحمہ اللہ کی تائید پر اہتمام مدرسہ کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی گئی، چونکہ آپ کے دادا نے اس گاؤں کے بزرگوں کے ساتھ مل کر اس چمن کی کیاری بندی کی، چھوٹے دادا نے اس کی آبیاری کی اور والد بزرگوار نے چمن کو سجایا، سنوارا اور پروان چڑھایا تھا، اسی لئے آپ علم ومعرفت کے اس باغ کے حفاظت کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے میں تن ومن سے جٹ گئے، ایک عرصہ تک اساتذہ مدرسہ بالخصوص اپنے بہنوئی حضرت مولانا قیصر صاحب قاسمی نیز ان کے دوسرے باکمال شاگرد حضرت مولانا عبدالمالک حفظہما اللہ کے ساتھ مل کر اس ذمہ داری کا حق ادا کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے رہے۔

اس دوران آپ نے اپنے والد بزرگوار کی تالیف ایثار السنن پر افکار الحسن کے نام سے حاشیہ لکھا جس میں احادیث کی تحقیق وترتیب اور تبویب وتشریح غیر مطبوعہ کا کام کیا، یاد حرم وانجح منظوم پر ''الرحیق المختوم'' کے نام سے تقدیم و تحشیہ ہے۔(مطبوعہ) "العقائد الحاوی" منظوم ترجمہ اردو عقیدۃ الطحاوی پر تبویب وتشریح بنام "التحفۃ المثالیۃ" غیر مطبوعہ کی تکمیل کی۔مبتدی طلبہ بالخصوص تبلیغی جماعت کے افراد کے لئے "عقائد اسلامی" کی تکمیل کی۔ان دنوں اپنے والد حضرت مولانا عتیق الرحمٰن رحمہ اللہ کی سوانح پر کام کر رہے تھے جو بدقسمتی سے پایۂ تکمیل کو نہ پہونچ سکا۔

ذہانت وفطانت کے ساتھ ذوق مطالعہ کی عظیم نعمت سے خوب مالا مال تھے، روزمرہ کے مشاغل کے بعد باقی وقت مطالعہ میں گذارنے کی کوشش کرتے، ان کے کمرہ کی ہیئت دیکھ کر پہلی نظر میں یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ کتب بینی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے، رات کا اکثر حصہ مطالعہ وشب بیداری میں گذار دینا ان کا معمول تھا۔قوت حافظہ بھی قابل رشک ملا تھا، متون کی طویل ترین عبارتیں ازبر تھیں۔دیر رات تک پڑھنے پر کوئی ٹوکتا تو کہتے کہ مطالعہ روح کی غذا ہے اس سے روحانی بالیدگی حاصل ہوتی ہے، آپ بھی پڑھیں، ناصح منصوح بن کر خاموش ہو جاتا۔رب قدیر نے ان کے اندر اخفاء نفس کی عجیب وغریب عادت ودیعت کی تھی، روزمرہ کے معمولات اور مشاغل یومیہ تو دور اپنے بڑے سے بڑے اعمال وافعال کا تذکرہ بھی ناپسند کرتے تھے، بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے اوراد ووظائف، ذکر واذکار، تسبیح وتہلیل، قیام اللیل، مراقبہ ومحاسبہ اور شب بیداری تقریباً آپ کا معمول ہو گیا تھا، استغناء کی دولت سے ناقابل یقین حد تک مالا مال تھے، حتی کہ جب زندگی کی شدید ترین اور وجود کو ہلا کر رکھ دینے والی مصیبت سامنے آئی تو لوگوں نے اصحاب اقتدار سے تعاون لینے کا مشورہ دیا، اس وقت فرمایا کہ میں اپنا معاملہ اپنے رب کے سپرد کر چکا ہوں، بندوں کے پاس جاؤں گا تو میرا رب مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔(بقیہ صفحہ ۱۰ پر)

## کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

# پیارے نبی کی سنتیں

: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

''پیارے نبی کی سنتیں،'' مولانا شفیع احمد الیاسی القاسمی کی تالیف لطیف ہے، جس میں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ کی چند سنتوں کے ساتھ ان دعاؤں کو بھی شامل کر لیا ہے جن کا پڑھنا مختلف اوقات اور مختلف اعمال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، یہ دعائیں چالیس کی تعداد میں ہیں، انہیں یاد کر لیا جائے تو چالیس حدیثوں کے یاد کرنے کی فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی جو بڑا اعزاز ہے۔

سنتوں کے سلسلہ میں ہماری بے راہ روی، ان پر عمل سے بے اعتنائی اور ان کو ہلکا سمجھنے کی بیماری ہمارے معاشرہ میں عام ہے، کسی کو ٹوکیے تو کہے گا کہ حضرت سنت ہی ہے نا فرض، واجب تو نہیں، میرے نزدیک یہ سنت کا استخفاف ہے جو بڑی بدنصیبی کی بات ہے، کیوں کہ ایک سنت پر عمل کا ثواب ایک سو شہید کے برابر نقل کیا گیا ہے اور جو متروکہ سنتوں کو عمل میں لائے اس کا اجر وثواب مضاعف ہے۔

اس سلسلے میں عوام وخواص سب یکساں ہیں، خواص میں بھی کم لوگ ہیں جو سنتوں پر اس طرح عمل کرتے ہیں، جیسا کرنے کا حق ہے، جن اعمال کی ادائیگی میں قبلہ رخ ہونا مسنون ہے، اس میں بھی اس کا التزام نہیں ہوتا، مثلاً وضو بیٹھ کر اور استنجا بھی بیٹھ کر کرنا سنت ہے، لیکن اب کھڑے کھڑے پیشاب بھی لوگ کرتے ہیں اور واش بیشن پر کھڑے کھڑے وضو کرنا بھی آسان سمجھتے ہیں، ممکن ہے بعض لوگوں کو اعذار کی وجہ سے اس کی اجازت مفتیان کرام دیدیں، لیکن اجازت سے سنت پر عمل کرنے کی فضیلت تو ختم نہیں ہوتی، یہی حال مسجد کے وضوخانے کا ہے، قبلہ رخ ہو کر وضو کرنے کی گنجائش ہوتے ہوئے بھی مسجد کے ذمہ داران وضوخانہ اس کے خلاف سمت میں بنوا دیتے ہیں اور انہیں احساس نہیں ہوتا کہ ایک مندوب اور مستحب چیز سے سارے لوگوں کو محروم کیا جا رہا ہے۔

سنتوں کے حوالہ سے مولانا موصوف کی یہ کتاب بقامت کہتر اور بقیمت بہتر کی واضح مثال ہے، اس میں مندرج سنتوں پر عمل کرنے سے دوسرے اعمال میں بھی سنتوں پر چلنے کا مزاج بنے گا، کتاب کی زبان آسان اور سادہ ہے اور ہر طبقے کے لیے مفید ہے۔

# شراب : ایک تجزیاتی مطالعہ

شراب ام الخبائث ہے، نجس العین ہے، پیشاب کے قطرات کی طرح اس کی ناپاکی ہے، ایک قطرہ کا کسی چیز میں پڑ جانا، اس کو ناپاک اور حرام بنانے کے لیے کافی ہے، اس کے استعمال سے جسم وروح پر انتہائی برے اثرات پڑتے ہیں، دماغ ماؤف ہو جاتا ہے جھگڑے لڑائی سے لیکر طلاق تک کے واقعات بھی اس کے نتیجے میں سامنے آتے ہیں، گھر ٹوٹ جاتا ہے، زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اور انسان موت کے آغوش میں چلا جاتا ہے، اعضاء رئیسہ پر شراب کے جو مضر اثرات پڑتے ہیں اس سے آدمی جیتے جی مر جاتا ہے، اس کی خواہشیں، امنگیں دم توڑ دیتی ہیں اور انسان زندہ لاش کی طرح زندگی گذارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اسلام نے انہیں وجوہات سے شراب نوشی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سے متعلق کمپنی اور باروں میں ملازمتوں سے اجتناب کی بات کہی ہے، قرون اولیٰ سے لے کر آج تک اس پر عمل جاری ہے، یہ الگ سی بات ہے کہ بعض سرپھرے اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اور آج بھی وہ اپنے کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ان کا کوئی علاج بھی نہیں ہو سکتا کیوں کہ مثل مشہور ہے کہ ''خود کردہ را علاجِ نیست''۔

شراب کی تباہ کاریوں کا احساس حکومتوں کو بھی ہونے لگا ہے اور بہار کی حکومت نے شراب پینے، پلانے اور کاروبار کرنے پر پابندی لگا رکھی ہے اور اس پر سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔یہ ایک اچھی بات ہے اور ہمیں اس کام میں معاون بننا چاہیے۔

مولانا ڈاکٹر پروفیسر اعجاز احمد صاحب سابق چیرمین بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ نے شراب نوشی کے حوالہ سے مفید کتاب تیار کی ہے، جس میں شراب سے متعلق قوانین کے اندراج کے ساتھ اس کا تفصیلی جائزہ لیا ہے، اس کے بعد اس سلسلے میں اسلام کے موقف پر کھل کر گفتگو کی ہے، ضرورت شراب بندی کے ساتھ دیگر نشہ آور اشیاء پر بھی پابندی لگانے اور اس کے متعلق عوامی بیداری پیدا کرنے کی ہے، ایک کام حکومت کے کرنے کا ہے اور ایک مفکرین اور دانشوروں کے کرنے کا اس سلسلے میں کوتاہی سے منشیات کے طور پر دوسری اشیاء کا استعمال بڑھے گا، بربادی اپنی جگہ رہے گی اور شراب بندی کا خاطر خواہ فائدہ سماج کو نہیں پہونچے گا مولانا کی اس اہم تالیف پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور قبولیت کی دعا پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

# حضرات حسنین رضوان اللہ علیہما کے فضائل ومناقب

مولانا نور الحق رحمانی استاذ المعهد العالی امارت شرعیه

حضرات حسنین رضوان اللہ علیہما کے بہت سے فضائل ومناقب ہیں،صحابیت کا شرف نبوت کے بعد سب سے بڑا شرف ہے،ایک حدیث میں ہے کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کے قلوب کی طرف نظر کیا تو جولوگ دل کے لحاظ سے سب سے افضل تھے انہیں نبوت ورسالت کے منصب پر فائز فرمایا، پھراس کے بعد جولوگ قلب کے لحاظ سے زیادہ پاکیزہ تھے،انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ورفاقت کے لیے منتخب فرمایا،اس شرافت اور فضیلت میں تو تمام صحابہ شریک ہیں،لیکن حضرات حسنینؓ کواس کے ساتھ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل انہیں دونوں نواسوں اوران کی دونوں بہنوں زینب اورام کلثوم رضی اللہ عنہما سے چلی۔بچپن میں سات آٹھ برسوں تک انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرپرستی اور تربیت حاصل رہی،اورانہیں اپنے عظیم نانا جان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔احادیث کی کتابوں (بخاری،مسلم اور ترمذی) میں ان کے جوفضائل وارد ہیں،ذیل میں ان میں سے کچھ نقل کیے جاتے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ حدیث ان کے حالات کے ذیل میں گذر چکی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہےاورامید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرادے گا۔یہ پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جن کے ہاتھ پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد خلافت کی بیعت ہوئی تھی،چھ ماہ کے بعد وہ امیر معاویہ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہوگئے۔

دوسری حدیث خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:" أُتی عبید اللّٰہ بن زیاد برأس الحسین علیه السلام فی طست فجعل ینکت و قال فی حسنه شیئا فقال أنس کان أشبههم برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم و کان مخضوبا بالوسمة.(کتاب الفضائل؛ باب مناقب الحسن و الحسین رضی الله عنهما حدیث۳۵ ۹)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس امام حسین رضی اللہ عنہ کا سرمبارک لایا گیا جوایک طشت میں رکھا گیا تھا،وہ ایک چھڑی سے (آپ کی ناک اور آنکھ پر) مارنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے میں کچھ کہنے لگا،تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت حسین تمام لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے،ان کی داڑھی اور سر کے بالوں میں وسمہ کا خضاب تھا۔

تیسری روایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:"قال رأیت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم والحسن علی عاتقه یقول :اللّٰهم ان اُحبه فأحبه "(حواله سابق)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپؐ کے کاندھے پر سوار تھے،آپؐ فرمارہے تھے: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں،آپ بھی اس سے محبت کریں۔

"عن عقبة بن الحارث قال رأیت أبا بکر رضی اللّٰہ عنه و حمل الهسن و هو یقول بأبی شبیهٌ بالنبی لیس شبیهٌ بعلی و علیٌ یضحک"(حواله سابق)

حضرت عقبہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا،انہوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو کاندھے پر اٹھالیا اور کہنے لگے میرے باپ تجھ پر قربان یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں،علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہیں اور حضرت علیؓ ہنس رہے تھے۔

"حدثنا شعبة عن محمد بن أبی یعقوب سمعت ابن أبی نُعم سمعت عبد اللّٰہ بن عمر و سأله عن المحرم قال شعبة : أحسبه بقتل الذباب فقال: أهل العراق یسألون عن الذباب و قد قتلوا ابن ابنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم و قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم هما ریحانتای من الدنیا"(حواله سابق) "شعبہ نے محمد بن یعقوب سے کہا کہ میں نے عبد الرحمٰن بن ابی نُعم سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا،ان سے ایک عراق والے شخص نے پوچھا،شعبہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حالت احرام میں مکھی کو مارنے سے متعلق سوال کیا تھا۔عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ عراق والے یہ پوچھتے ہیں کہ محرم کے لیے مکھی کو مارنا کیسا ہے؟ اورانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے (حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو) قتل کردیا،حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔"

صحیح بخاری کی طرح صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں بھی ان دونوں حضرات کے فضائل ایک ساتھ مذکور ہیں،اکثر روایات ان سب کی یکساں ہیں،صحیح مسلم کتاب الفضائل کی ایک روایت جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بھی بخاری کی طرح ہے۔البتہ اس میں تھوڑا سا اضافہ ہے،اس میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے "انی أحبه فأحبه و أحبب من یحبّه" یعنی ان کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے کہ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں،آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور ان لوگوں سے بھی محبت کیجیے جو ان سے محبت کرتے ہیں، بخاری کی روایت کے راوی حضرت براء بن عازبؓ ہیں اور مسلم کی روایت کے راوی حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔

مسلم کی ایک اور روایت اس طرح ہے:"عن أیاس عن أبیه قال لقد قدت بنبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم و الحسن و الحسین بغلته الشهباء حتی ادخلتهم حجرة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم. هٰذا قدامه و هٰذا خلفه"(مسلم) ایاس نے اپنے والد (سلمہ بن الاکوع) سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں نے اس سفید خچر کو کھینچا، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما سوار تھے، یہاں تک کہ ان کو حجرۂ نبوی تک لے گیا،ایک صاحب زادے آپؐ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

اور ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے،جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات کے ذیل میں گذر چکی کہ جب اہل بیت رسول کے بارے میں سورۂ احزاب کی آیت تطہیر نازل ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر مبارک لے کر نکلے جس میں آپ نے حضرت فاطمہ حضرت علی اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کو داخل فرما کر دعا کی کہ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان سے پلیدی کو دور کردے اور نہیں اچھی طرح پاک صاف فرمادے ۔(صحیح مسلم کتاب الفضائل)

اب ہم جامع الترمذی،مناقب أبی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما جلد دوم صفحہ ۲۱۷ سے بعض وہ احادیث نقل کررہے ہیں،جواوپر نہیں آئی ہیں

"عن أبی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة" حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے:"سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم أیّ أهل بیتک أحب إلیک قال: الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمة : ادعی لی ابنیّ فیشمّهما و یضمّهما الیه" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے کون آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حسن وحسین اور آپ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ (اور جب وہ آئے) تو آپ نے انہیں سونگھا اور سینے سے چمٹالیا۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں:"سمعت أبی بریده یقول کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یخطبنا إذ جاء الحسن و الحسین علیهما قمیصان أحمران یمشیان و یعثران فنزل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من المنبر فحملها و رضعهما بین یدیه ثم قال صدق اللّٰہ : إنما أموالکم و أولادکم فتنة ، نظرت إلی هٰذین الصبیین یمشیان و یعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی و رفعتهما." میں نے اپنے والد بریدہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد نبوی میں) ہمیں خطبہ دے رہے تھے،کہ اتنے میں حضرت حسن اور حسین آگئے،ان دونوں کے جسم مبارک پر سرخ کرتا تھا،وہ دونوں چل رہے تھے اور پھسل رہے تھے (یعنی کم عمر ہونے کی وجہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں نواسوں کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا، پھر فرمایا:"اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ تمہارے مال اور اور اولاد آزمائش کی چیز ہیں۔"میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ وہ چل رہے ہیں اور گر رہے ہیں،تو میں صبر نہیں کرسکا یہاں تک کہ میں نے خطبہ سننا موقوف کردیا اور انہیں اٹھالیا۔

جامع ترمذی کی ایک اور روایت نقل کرتے ہیں جو حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،وہ فرماتے ہیں: "قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : حسین منی و أنا من حسین أحب اللّٰہ من احبّ حسیناً حسین سبط من الأسباط." (حواله سابق : ۲/ ۸ ۱ ۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین میرے ہیں اور میں حسین کا ہوں،جو حسین سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے،حسین میرے نواسے ہیں۔" یہ کلمات دونوں نواسوں کے ساتھ غایت شفقت ومحبت،اپنائیت اور قلبی تعلق کی دلیل ہیں،اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

چونکہ ان دونوں نواسوں کو بچپنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت وتربیت میسر آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ دونوں نوعمر تھے یعنی سات آٹھ سال کی عمر تھی،اس لیے ان سے زیادہ احادیث منقول نہیں ہیں،بعض روایات براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور بعض اپنے والدین اور ماموں ھند بن ابی ہالہ سے۔ذیل میں ہم اس سلسلہ کی بعض روایات ذکر کرکے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔

امام زہریؒ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ علیؒ (زین العابدین) کی سند سے ان سے یہ روایت نقل کی ہے:" من حسن اسلام المرأ ترکه مالا یعنیه" یعنی انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔مسند احمد اور سنن ابی داؤد میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے:"إن للسائل حقّاًوإن جاء علی فرسٍ "یعنی سائل کا حق ہے،اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر آئے۔(رحمۃ للعالمین ۲/ ۱۱۹)

اسی طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مسند احمد میں اور ترمذی وغیرہ میں دعائے قنوت مروی ہے جو درج ذیل ہے۔

"علمنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کلمات أقولهن فی الوتر : اللّٰهم اهدنی فی من هدیت و عافنی فی من عافیت و تولّنی فی من تولیت و بارک لی فیما أعطیت و قنی شرّ ما قضیت فإنک تقضی و لا یُقضی علیک إنه لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا و تعالیت و صلی اللّٰہ علی النبی" (حاکم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں یہ دعاء پڑھنے کی تعلیم دی اور امام ترمذی فرماتے ہیں) ولا نعرف عن النبی صلی اللّٰہ علییه وسلم فی القنوت فی الوتر شئی احسن من هٰذا." یعنی ہم نہیں جانتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر میں قنوت پڑھنے کے سلسلہ میں اس سے بہتر کوئی اور چیز مروی ہو۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ سیت مروی مزید دو روایتیں درج ذیل ہیں:"انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة." یعنی ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

"دع ما یریبک إلی مالا یریبک فإن الصدق طمانیة وإن الکذب ریبة." یعنی ایسی چیز کو چھوڑ دو جو ایسی چیز میں شک پیدا کرے جس میں تمہیں شک نہیں تھا۔بیشک سچائی اطمینان کی چیز اور جھوٹ شک پیدا کرنے والی چیز ہے۔خلیفۂ دوم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان دونوں نواسوں کا وظیفہ اہل بدر کے وظائف کے برابر پانچ پانچ ہزار درہم مقرر فرمایا تھا،حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی بنیاد پر ان کے ساتھ بڑی شفقت فرماتے تھے،اور داد ودہش میں ان کی خاص رعایت فرماتے تھے،یہ دونوں بڑے عابد وزاہد اور سخی وفیاض تھے،سخاوت اپنے والدین اور نانا جان سے وراثت میں ملی تھی،کبھی کبھی تو اپنا پورا مال راہ خدا میں خیرات کردیتے تھے۔

# اپنی صلاحیتوں کو پہچانئے

## مولانا عمار احمد

قدرت ہر شخص کو کئی صلاحتیں دیتی ہیں، وہ ان سے کام لے کر ایک شاندار زندگی گذار سکتا ہے، اس شاندار زندگی کا نقطہ آغاز یہی ہے کہ انسان اپنے فطری رجحانات اور صلاحیتوں کو پہچانے اور اپنے کام یا پیشے کا انتخاب اپنی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے کرے۔

معروف شاعر رچرڈز نے برتن بنانے کے اپنے شوق کے بارے میں کہا تھا کہ یہ کام خود اپنی ذات کھوجنے کا ایک اہم ذریعہ ہے، ہم دراصل برتن نہیں بنا رہے ہوتے؛ بلکہ خود اپنے آپ کو بنا رہے ہوتے ہیں۔

یہ حقیقت ہر کام کے بارے میں صحیح ہے۔

دنیا میں کامیاب لوگ وہی ہیں جنہوں نے اپنے کام کو محض ملازمت یا نفع کے لیے نہیں کیا؛ بلکہ انہیں اس کام کا رجحان تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کا جو وقت جاگتے ہوئے گذارتے ہیں، اس میں سے آدھا وقت ہم کام کرتے ہوئے گذارتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق ہم تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۶۵ سال کی عمر تک اپنی زندگی کے تقریباً ۹۰ ہزار گھنٹے کام کرتے ہوئے گذار دیتے ہیں، بہتر ہوگا ہم اپنے لیے وہ کام منتخب کرنے کی کوشش کریں جو ہمیں پسند ہو۔

ایڈیشن سائنداں نے ایک ہزار سے زائد مفید ایجادات دنیا کو دیں، ایڈیشن کا کہنا تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں ایک دن بھی کام نہیں کیا، ایڈیشن کی ساری عمر اپنے شوق اور جنون کی تکمیل کرتا رہا ہے، اس کے عظیم کارنامے اسی شوق اور جنون سے وجود میں آئے ہیں۔

چینی مفکر کنیفوشس نے بھی یہی کہا تھا کہ اگر آپ اپنے پسند کا کام کرنے لگیں گے تو درحقیقت آپ کو ایک دن بھی کام نہیں کرنا پڑے گا۔ آپ کئی کامیاب انجینئر، ڈاکٹر، طبیب، سائنسداں، وکیل، آرٹسٹ اور مصنف کو دکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ انہیں اپنے کام سے محبت ہے۔ وہی معاشرے خوشحال اور انسانی ترقی کا شاندار نمونہ بنتے ہیں، جہاں نوجوانوں کو اپنے فطری رجحانات کے مطابق اپنے پیشے منتخب کرنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں، یہ نوجوان اپنی بہترین صلاحیتوں اور توانائی سے معاشرہ کو بہتر بناتے ہیں۔ آئن اسٹائن سے اس کی ٹیلینٹ کے بارے میں پوچھا گیا تو اس کا کہنا تھا کہ اس میں اور کوئی خوبی نہیں، ہاں اسے صرف ایک جنون ہے اور وہ ہے متجسس رہنے کا۔

ہم اپنے رجحانات اور صلاحیتوں میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، بعض لوگ لکھنے اور بولنے کی اچھی صلاحیتیں رکھتے ہیں، یہ اچھے ادیب، صحافی، شاعر بن سکتے ہیں، کچھ افراد منطقی ذہن رکھتے ہیں اور حساب کتاب آسانی سے کر سکتے ہیں، یہ اچھے سائنسداں، ڈاکٹر یا انجینئر بن سکتے ہیں، دوسروں میں زیادہ دلچسپی لینے اور میل جول پسند کرنے والے افراد اچھے سیلز مین، کونسلر اور استاد بن سکتے ہیں، اسی طرح ہم میں سے کچھ افراد اچھے کھلاڑی یا دستکار، پینٹنگ اور ڈرائنگ کی غیر معمولی صلاحتیں رکھنے والے قدرتی مناظر، حیوانات اور نباتات پسند کرنے والے ہوتے ہیں۔

آج کیریئر کے لینڈ اسکیپ میں انجینئرنگ، آرٹس، بزنس اور فنانس، کمپیوٹر اینڈ انفارمیشن سائنس، تعلیم، فزیکل اور سوشل سائنس، مینجمنٹ، میڈیا اینڈ کمیونکیشن کے گروپس وغیرہ شامل ہیں، کسی بھی شعبے میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس کام سے متعلق صلاحیتیں درکار ہوتی ہیں۔

ہمارے معاشرہ میں بعض پیشوں کو ترجیح دی جاتی ہے، والدین بھی یہی چاہتے ہیں کہ ان کے بچے نئے شعبوں میں قسمت آزمائی کرنے کے بجائے صنعت وحرفت کے شعبوں میں جائیں، زیادہ تر اساتذہ اور والدین ہمیں کمفرٹ زون میں رہنا سکھاتے ہیں، ہم رسک لینے اور ناکام ہونے سے ڈرنے لگتے ہیں۔

ضروری نہیں کہ ہم انہیں مضامین کا انتخاب کریں جو ہمارے دوسرے اپنے لیے منتخب کر رہے ہیں، یہ بھی ضروری نہیں کہ ہم انہی گنے چنے پیشوں میں جائین جن میں سب لوگ جانا پسند کرتے ہیں، خود اپنی ذات کو سمجھنے کا عمل جاری رکھیں، آپ کو کسی دوسرے شخص کی فوٹو کاپی نہیں بننا بلکہ اپنی شخصیت کو اوریجنل بنانا ہے۔

اگر آپ اپنے فطری رجحانات کو نظر انداز کرتے ہوئے کوئی پیشہ یا کوئی کام منتخب کرتے ہیں تو یہ زندگی کے بڑے فیصلوں میں سے ایک انتہائی غلط فیصلہ ہوگا، اس طرح آپ اپنے پوٹینشیل سے کم سطح پر زندگی گذاریں گے اور آپ کبھی وہ نہیں بن پائیں گے جو بننے کی آپ میں اہلیت تھی، ماہر نفسیات ابراہیم ماسلو کے الفاظ ہیں: اگر آپ اپنی اہلیت سے کم سطح پر زندگی گزارنے پر اکتفا کرتے ہیں تو آپ اپنی ساری زندگی ناخوش رہیں گے۔

اگر آپ کا رجحان کسی ایسے شعبے کی طرف ہے جو اتنا معروف نہیں تو آپ کو اس شعبے میں آنے اور کامیاب ہونے کے لیے ہمت اور حوصلہ سے کام لینا ہوگا۔

اگر آپ آرٹس کے میدان میں نام بنانا چاہتے ہیں یا خود کو کامیاب (سیکھا) ثابت کرنا چاہتے ہیں تو یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کو اپنے کام کا جنون ہو اور آپ اس کے لیے سخت محنت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ معیاری تعلیم وہی ہے جو نوجوانوں کو زندگی اور کام کے بارے میں خود فیصلہ کرنے کے قابل بنائے۔ نوجوانوں میں تنقید سننے، مذاق کا نشانہ بننے، ابتدائی ناکامیوں کا مقابلہ کرنے کی جرأت پیدا کرے۔

شوق یا جنون آپ کو لائف لانگ لرنر دیتا ہے، یعنی تمام عمر سیکھنے والا، آج روزگار کی دنیا بہت بدل چکی ہے، آپ صرف اپنی کالج یا یونیوسٹیوں کی تعلیم پر اکتفا نہیں کر سکتے، ترقی کرنے کے لیے ہر دم مزید سیکھتے رہنے کے لیے تیار رہنا ہوگا، سیکھنے کا عمل صرف وہی جاری رکھ سکتا ہے جو اپنے کام سے محبت رکھتا ہے۔

کسی مفکر نے کہا تھا کہ جتنا سخت مرحلہ کسی اسٹیل یا ہیرے کو توڑنا ہے، خود کو سمجھنا بھی اس سے بھی زیادہ دشوار مرحلہ ہے، کیریئر میں کامیابی کے لیے نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ شروع سے ہی اپنے فطری رجحانات پر نظر رکھیں، اس بات کو نوٹ کریں کہ انہیں کیسی سرگرمیاں پسند ہیں، وہ کون سے کام ہیں، جنہیں کرتے ہوئے انہیں وقت گذارنے کا پتا ہی نہیں چلتا، اسکول کے زمانے میں وہ کن مضامین میں اچھے ہیں۔

والدین اور اساتذہ کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کو خود شناسی میں بھرپور مدد کریں، خود شناسی کا ایک ذریعہ اپنے وقت کا ایک حصہ مختلف مشاغل میں گذارنا ہے، اس سے آپ پر اپنی صلاحتیں واضح ہوتی ہیں، سماجی مسائل کے لیے رضا کارانہ کام کرنے کا موقع ملا تو اس سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہم دنیا کے لیے بلکہ خود اپنے لیے جو سب سے اچھا کام آپ کر سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ آپ اپنے پوٹینشل کے مطابق اپنی شخصیت کی تعمیر کریں، ایسا نہ کرنے کی صورت میں آپ اپنا نقصان بھی کرتے ہیں اور معاشرے سے بھی ایک خوبصورت تحفے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

# رافیل پر بی جے پی کی بوکھلاہٹ

## سید مجاہد حسین

کسی ملک میں اقتدار حاصل کرنے کے لیے تعمیری سیاست ہی بہتر اور عمدہ راستہ ہوتی ہے، لیکن سنجیدگی اور متانت کو چھوڑ کر نفرت اور اوچھی سیاست کا راستہ اپنایا جاتا ہے، تو آنے والے وقتوں میں اس ریاست کو نفرت کی فصل ہی کاٹنی پڑتی ہے، ملک میں آئندہ چند ماہ کے بعد عام انتخابات ہونے والے ہیں اور دونوں ہی بڑی پارٹیاں ا ؎ بی جے پی اور کانگریس کے درمیان حملوں اور جوابی حملوں کا دور دورہ ہے، کانگریس پچھلے کچھ دنوں سے بی جے پی کو رافیل جنگی طیاروں کی خریداری میں بدعنوانی اور خرد برد پر اس کی گھیرابندی کرتی آئی ہے، جس سے بی جے پی جز بز ہوتی رہی ہے، یہاں تک کہ راہل گاندھی راست طور پر وزیر اعظم کا نام لیے بغیر مختلف القاب سے انہیں کٹگھرے میں کھڑا کرتے رہے ہیں، کبھی وہ چوکیدار تو کبھی چوروں کے سردار کا نام لے کر بی جے پی کو نشانہ بناتے رہے ہیں، تو کبھی بھاگیدار کہہ کر وزیر اعظم مودی پر حملہ آور ہوئے، چند دنوں قبل ہی راہل گاندھی نے اپنے ایک ویڈیو بھارت کے چوروں کے سردار کی المناک سچائی کے نام سے پوسٹ کیا ہے اور اس میں سابق فرانسیسی صدر فرانسوولندو کے اس انٹرویو کا ویڈیو جاری کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ رافیل جنگی طیارہ کے سودے میں انل امبانی کی کمپنی کا نام بھارت کی حکومت کی تجویز تھی، انہوں نے ٹوئٹر پر اس ویڈیو کو بھارت کے چوروں کے سردار کی المناک سچائی کے عنوان سے پوسٹ کیا، یعنی راہل گاندھی لگاتار اپنے خطابات میں وزیر اعظم کا نام لے کر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں نے ملک کا پیسہ انل امبانی کو دے دیا، جس سے بی جے پی بے انتہا چراغ پا ہے، دراصل پچھلے ایک سال سے کانگریس رافیل طیارہ خرید پر بی جے پی سے یہ سوال کر رہی ہے کہ آخر جب کانگریس ایک رافیل کو پانچ سو بیس کروڑ میں خرید رہی تھی تو پھر اب ایسی کیا وجہ تھی کہ بی جے پی نے اس طیارہ کو 167 کروڑ میں کیوں خریدنے کا آرڈر دیا اور یہ سودا کیوں کیا، اس پر فرانس کے سابق صدر کو جب نشانہ بنایا جانے لگا تو انہوں نے بھی وضاحت کر دی ہے، ویڈیو میں فرانس کے سابق صدر نے اپنی وضاحت میں کہا ہے کہ رافیل سودے میں آفسیٹ پارٹنر کے طور پر انل امبانی کی کمپنی کا انتخاب ان کی حکومت نے نہیں کیا تھا، ظاہر ہے فرانس کی طرف سے اب اس معاملے پر یہ صاف ہوتا جا رہا ہے کہ رافیل سودے میں بی جے پی نے اپنی مرضی سے ہی کوئی قدم اٹھایا ہے، لہٰذا اب کانگریس بی جے پی پر بڑے بڑے الزامات لگا کر اسے تنگ کئے ہوئے ہیں، اب کانگریس کے صریح الزامات اور حملوں سے بی جے پی کچھ اس قدر ہوش باختہ نظر آ رہی ہے کہ وہ پورے معاملہ سے توجہ ہٹانے کے لیے اس ایشو کو پاکستان سے جوڑنے لگی ہے، روی شنکر پرساد کہہ رہے کہ راہل گاندھی اب پاکستان کی زبان بول رہے ہیں، وہیں کانگریس نے بی جے پی کے حملے کے جواب میں کہا ہے کہ مودی سرکار پاکستان کا نام لے کر اپنے گھوٹالوں کو چھپا رہی ہے، اس میں شک نہیں کہ بی جے پی پر کانگریس کے چوطرفہ حملوں سے اسے جواب دینا بھاری پڑ رہا ہے، سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس طرح سے بی جے پی کی کمزوری جھلکتی ہے اور رافیل سودے میں بدعنوانی کا شبہ یقین میں بدلتا دکھائی دیتا ہے، ناقدین کا کہنا ہے کہ اس سے قبل گجرات الیکشن کے دوران بھی بی جے پی نے ڈاکٹر منموہن سنگھ پر پاکستان کے ساتھ ساز باز رکھنے کا الزام لگایا تھا، جو کہ ثابت نہیں کیا جا سکا، یہ بڑی عجیب بات ہے کہ اب بی جے پی راہل گاندھی اور کانگریس پر الزام لگا رہی ہے کہ وہ محض اس وجہ سے رافیل سودے پر سوال کھڑے کر رہے ہیں، کیوں کہ انہیں اپنے دور میں پیسہ کھانے کا موقع ہاتھ نہیں لگا، کانگریس اب تک جہاں سی اے جی سے جانچ کرانے کا مطالبہ کرتی آتی ہے، وہیں اب وہ رافیل سودے کی تحقیقات سی وی سی سینٹرل ایجنسی کمیشن سے کرانے کا مطالبہ کر رہی ہے، وہ وہیں وہ اب اس معاملے پر ایک ایف آئی آر کئے جانے کی مانگ کر رہی ہے اور سوال اٹھا رہی ہے کہ آخر امبانی کو سرکاری خزانے سے 30 ہزار کروڑ کا فائدہ کیسے پہنچایا گیا، راہل گاندھی کے الزامات پر ضرور غور کیا جانا چاہیے اور اس کی تحقیقات ہونی چاہیے، اس گھپلے کو ملک کا سب سے بڑا گھپلہ بتایا جا رہا ہے، اتنے بڑے گھپلے کے الزام سے حکومت کی بڑی بدنامی ہو رہی ہے۔

# عمرہ ویزے پر سعودی عرب میں سیاحت کی اجازت

سعودی حکام نے بیرون ملک سے عمرے کے لیے آنے والے زائرین کو ملک کے کسی بھی شہر کی سیر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ تاہم انہیں تیس روزہ ویزے میں سے کم از کم پندرہ دن مکہ اور مدینہ میں گزارنے ہوں گے۔ عرب نشریاتی ادارے العربیہ کے مطابق سعودی حکام نے عمرہ ویزے پر آنے والے زائرین کو ملک کے کسی بھی شہر جانے کی اجازت دینے کی تصدیق کر دی ہے۔ سعودی روزنامہ الیوم نے وزارت برائے حج و عمرہ کے انڈر سکریٹری عبدالعزیز الوزن کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے، ''گزشتہ ہفتے دنیا بھر سے ایک ہزار سے زائد عمرہ زائرین سعودی عرب پہنچے ہیں جب کہ گزشتہ چار دنوں میں پچیس ہزار سے زائد ویزے جاری کیے گئے ہیں۔'' ان کا کہنا تھا کہ اب زائرین کو سعودی عرب کے دیگر شہروں کو دیکھنے کی بھی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ عبدالعزیز الوزن کے مطابق سعودی عرب آنے والے زائرین کی بہتری کے لیے یہ ایک بہت بڑا قدم ہے۔ تاہم انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ تیس روزہ ویزے میں سے زائرین کو کم از کم پندرہ دن دو مقدس شہروں مکہ اور مدینہ میں گزارنا ہوں گے۔ سعودی عرب کے دیگر شہروں کی سیاحت کی اجازت کی تصدیق کرتے ہوئے ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ شوال کے مہینے کے اواخر تک عمرہ زائرین کی تعداد آٹھ عشاریہ پانچ ملین تک پہنچ جائے گی جب کہ گزشتہ برس ایسے زائرین کی تعداد سات ملین سے تجاوز کر گئی تھی۔ موجودہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق حج کے بعد مدینہ پہنچنے والے زائرین کی تعداد سات لاکھ ستر ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔

سعودی حکام مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ ملک میں مذہبی سیاحت کے ساتھ ساتھ دیگر شہروں میں بھی سیاحتی سرگرمیوں میں اضافہ کیا جائے۔ حال ہی میں ریاض حکومت نے متعدد تاریخی مقامات کے دروازے غیر ملکی اور غیر مسلم سیاحوں کے لیے بھی کھولنے کا اعلان کیا تھا۔ انہیں تاریخی مقامات میں سے ایک مقام العلاء ہے۔ سعودی عرب کے شمال مغرب میں مدینہ اور تبوک شہر کے نزدیک موجود العلا نامی قصبہ ہے جس کی تاریخ چھٹی صدی قبل مسیح سے شروع ہوتی ہے، العلا نے مختلف تہذیبوں جیسے ہندوستان، شام، مصر اور عراق کے درمیان رابطے کا کردار ادا کیا تھا۔ دائدان کے نام سے بھی معروف اس قصبے کی خاص بات وہاں پہاڑوں اور چٹانوں پر کی جانے والی نقش کاری ہے، العلا کبھی خطے کے مختلف تجارتی راستوں کا مرکز ہوا کرتا تھا، یہ علاقہ آثار قدیمہ کے خزانے سے بھرا ہوا ہے۔ العلا میں الموسیٰ نامی پہاڑی پر مسلمان جرنیل موسی بن نصیر سے منسوب قلعہ بھی موجود ہے، اقوام متحدہ کے ادارہ برائے ثقافت یونیسکو کے مطابق العلا کے قصبے میں ایک سو گیارہ مزار ہیں، جن میں سے اکثریت پر نقش کاری کی گئی ہوئی ہے اور چند چٹانوں پر چھٹی صدی قبل مسیح سے لے کر پہلی صدی قبل مسیح تک عرب خطے میں موجود نباتیان بادشاہت کے دور کی کندہ کاری بھی موجود ہے، العلا کے مشہور مقامات میں سے ایک جبل الفیل، یعنی ہاتھی کی چٹان ہے، کیونکہ اس کی شکل ایک ہاتھی سے ملتی ہے۔

بعض مورخین کے مطابق العلا کی مسلمانوں میں بھی اہمیت ہے کیونکہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں شامل ہونے کے لیے اسی علاقے سے گزرے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ تیرہویں صدی میں العلا دوبارہ آباد ہوا تھا لیکن جب ۱۹۸۰ء کی دہائی میں یہاں جدید طرز زندگی کی آسائشیں فراہم نہیں کی گئیں تو یہ مقام خالی کر دیا گیا۔ العلا میں آخری خاندان نے یہ قصبہ ۱۹۸۳ء میں چھوڑ دیا تھا۔ یہ تاریخی مقام ایک طویل عرصے تک عام عوام اور سیاحوں سے چھپا ہوا تھا لیکن اب سعودی حکومت نے ملک میں سیاحت کو فروغ دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور العلا کا قصبہ اس منصوبے کا اہم جزو ہے، سعودی عرب کے ولی عہد محمد بن سلمان نے فرانس کے ساتھ اس سال معاہدہ کیا ہے، جس کے تحت العلا کے مقام کو سیاحوں کے لیے تیار کیا جائے گا۔ العلا کا مکمل رقبہ ۲۲۰۰۰ مربع کلومیٹر ہے اور سعودی حکومت کا ارادہ ہے کہ یہاں سالانہ پندرہ سے بیس لاکھ سیاح دورے کے لیے آئیں، اگر سعودی حکومت اپنے منصوبے پر عمل درآمد کرانے میں کامیاب ہو گئی تو چھٹی صدی قبل مسیح میں نباتیان بادشاہت کی قیادت میں قائم کیے جانے والا العلا کا قصبہ اب ایک بار پھر سیاحوں کا مرکز بن سکتا ہے۔

العلا کے علاوہ جن تاریخی مقامات کو سعودی عرب حکومت سیاحت کے لیے فروغ دے رہی ہے، ان میں سے ایک قصبہ مدائن ہے، جو حضرت صالح علیہ السلام سے منسوب ہے۔ مدائن سعودی عرب کے مشہور شہر مدینہ سے تقریباً چار سو کلومیٹر شمال مغرب میں واقع ہے۔ العلا کے مضافات میں واقع یہ آثار قدیمہ ۲۰۰۸ء سے عالمی ثقافتی ورثے کا حصہ ہیں۔ دو ہزار برس پہلے یہاں پتھروں کو تراشتے ہوئے ایک سو گیارہ مقبرے بنائے گئے تھے۔ قدیم دور میں یہ قوم الانباط کا مرکزی اور تجارتی علاقہ تھا۔ یہ قوم اپنی زراعت اور نظام آبپاشی کی وجہ سے مشہور تھی۔ یہ قوم نظام ماسیلیات (ہائیڈرالک سسٹم) کی بھی ماہر تھی اور اس نے اس خشک خطے میں پانی کے درجنوں مصنوعی چشمے تیار کیے تھے۔

سعودی ولی عہد نے فرانس کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے، اس کے مطابق دونوں ممالک مل کر ایسے قدیم شہروں کی حفاظت کریں گے تاکہ آئندہ نسلیں بھی ان کو دیکھ سکیں۔ ان مقامات کے تحفظ کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات سے پہلے ان سے متعلقہ تمام اعداد و شمار جمع کیے جا رہے ہیں۔ مارچ میں پیمائش کے دو سالہ پروگرام کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس کے لیے سیٹلائٹ تصاویر، ڈرونز اور ہیلی کاپٹر استعمال کیے جا رہے ہیں۔

ابھی تک صرف مخصوص شخصیات کو ہی ان آثار قدیمہ تک جانے کی اجازت فراہم کی جاتی تھی۔ مثال کے طور پر ۲۰۱۵ء میں برطانوی پرنس چارلس کو العلا میں جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ اب سعودی عرب تمام سیاحوں کی ایسے اجازت نامے فراہم کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے۔ تین سے پانچ برسوں تک تمام سیاحوں کی رسائی کو العلا اور دیگر تاریخی سیاحتی مقامات تک ممکن بنایا جائے گا۔ ابھی یہ شہر سیاحوں کی میزبانی کے لیے تیار نہیں ہے۔ فی الحال وہاں صرف دو ہوٹل ہیں، جن میں ایک سو بیس افراد قیام کر سکتے ہیں۔ **(بحوالہ بی بی سی لندن و ڈوئچے ویلے جرمنی)**

# بی جے پی کے سر پر رفائل کا جن

میڈیا کے دور میں سیاست لوگوں کے نظریات و خیالات کو قابو میں کرنے کا نام ہے۔ یعنی لوگوں کے خیالات و نظریات، ان کی سوچ و فکر اور گفتگو کا رخ اپنے مفاد کی سمت میں پھیرنا کامیاب سیاست کے لیے لازمی شئے ہو گئی ہے۔ اس میدان میں وہی کامیاب ہوتا ہے جو لوگوں کی زبان و دماغ پر قابو پانے کا ہنر جانتا ہو۔ کانگریس کی قیادت والی یو پی اے۔۲ کی حکومت اس وقت اپنی زمین کھو بیٹھی جب وہ انا ہزارے کی قیادت میں بدعنوانی کے خلاف اٹھنے والی آوازوں پر قابو نہیں پا سکی۔ سب سے عجیب بات تو وہ تھی جب من موہن سنگھ کی حکومت کے ایک قد آور وزیر کالا دھن مخالف سورما بنے بابا رام دیو کو رسیو کرنے ایرپورٹ پر گئے اور چوبیس گھنٹے بعد ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہی وقت تھا جب پرائم ٹی وی میں سرکار نے اپنا مقام کھو دیا اور اونچی آواز میں چیختے ہوئے اینکروں نے مرکزی حکومت کو یقین دلا دیا کہ ان کا وقت اب ختم ہو چکا ہے۔

اس کے برخلاف نریندر مودی میڈیا سے نمٹنے میں کہیں زیادہ ہوشیار ثابت ہوئے۔ انہوں نے روز کی خبروں کی چیخ پکار میں اترنے سے انکار کر دیا، ساتھ ہی یہ بھی یقینی بنایا کہ ''ٹیم مودی'' اپنے چست ایونٹ مینجمنٹ کے ذریعہ خبروں کی سرخیوں کو اپنے قابو میں رکھے۔ انہوں نے زیادہ تر ایک طرفہ بیانوں سے ڈبیٹ اور مباحثوں کو کنٹرول کیا، جب بولنے میں فائدہ نظر نہیں آیا تو خاموشی اختیار کر لی اور جب صحیح وقت آیا تو من کی بات کر لی۔ چاہے وہ نوٹ بندی کا ہنگامہ ہو یا جی ایس ٹی کا طلسم۔ اس کے باوجود ہر سرکار کی مدت کار میں ایک وقت ایسا آتا ہے، جب خبروں کا شور و غل سب سے گھاگھ لیڈر کو بھی پریشان اور بے چین کر دیتا ہے۔ لگتا ہے کہ مودی سرکار کے لیے وہ وقت آ گیا ہے۔ یہ صاف ہوتا جا رہا ہے کہ کانگریس نے جب سے رفائل سودے کا معاملہ اٹھایا ہے، مودی سرکار کو اس کی آنچ محسوس ہونے لگی ہے۔ عام طور پر خاموش رہنے والی وزیر دفاع کے رد عمل میں اب پہلے والا جوش نظر نہیں آتا۔ راہل گاندھی کے روز کے حملوں کا جواب دینے کے لیے تقریباً بی جے پی کے ہر وزیر کو آگے کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے ترجمان کا ''پاکستانی ہاتھ'' ہونے کی بات کرنا، وزیر خزانہ کا فرانس کے سابق وزیر اعظم فرانسوا اولاند اور راہل گاندھی کے بیچ میں ساز باز ہونے کا الزام لگانا اور وزیر اعظم کا یہ کہنا کہ ان کی سرکار کے خلاف ''عالمی عظیم اتحاد'' بنایا جا رہا ہے، یہ سب باتیں اس چال کی طرف اشارہ کر رہی ہیں جو اس وقت چلی جاتی ہے جب لڑائی دلیلوں کی بنیاد پر ہونے کے بجائے بے دلیل کی چیخ پکار کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

مودی کی ''غیر ملکی ہاتھ'' کی سازش کی بات براہ راست اندرا گاندھی سے لی گئی ہے، جب بھی اندرا گاندھی بے بسی کی حالت میں پہونچ جاتیں تو قوم پرستی کا چولا پہن کر اس سے نکل جاتی تھیں۔ یہی وہ میدان ہے جہاں بی جے پی کو سب سے زیادہ سہولت محسوس ہوتی ہے۔ اور حکمراں جماعت کو لگتا ہے کہ سونیا گاندھی اور راہل گاندھی اس معاملہ میں سب سے زیادہ غیر محفوظ ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۰۱۷ء میں گجرات اسمبلی الیکشن کے موقع پر کانگریس قیادت پر ایک طرح سے پاکستانیوں کے ساتھ مل کر سازش کرنے کا الزام تک لگا دیا گیا تھا، ڈاکٹر من موہن سنگھ ہوں یا احمد پٹیل؛ کسی کو بخشا نہیں گیا تھا۔ تب کانگریس اسلام آباد کے نام سے خطرناک سازش بتانے کے لیے فرضی فیس بک اکاؤنٹ تک کھول لیا گیا، جس سے محسوس ہوا کہ حملہ کرنے میں آگے پیچھے نہیں دیکھا گیا، بی جے پی نیتاؤں کے حملے خواہ کتنے ہی گھٹیا اور رکیک ہوں، لیکن وہ کام کر گئے اور کانگریس اپنا بچاؤ کرنے کی حالت میں آ گئی، اب دو ریاستوں کے اسمبلی الیکشن سے پہلے جب رفائل سودے کی گرمی بڑھ رہی ہے تو ایک بار پھر بی جے پی نے اسی طرح کا حملہ کانگریس پر شروع کر دیا ہے، وہ یہ کہہ رہی ہے کہ راہل گاندھی کو رفائل معاملہ میں پاکستان کی حمایت حاصل ہے۔ بی جے پی کو امید ہے کہ وہ اپنے روایتی حریف کو ایک بار پھر اینٹی نیشنل کے پالے میں ڈال دے گی۔ حملہ کا جانا پہچانا پلاٹ ہے گاندھی نہرو خاندان کی سب سے کمزور کڑی رابرٹ واڈرا پر حملہ۔ سیاسی کیچڑ اچھالنے کے اس عمل میں بی جے پی نے رابرٹ واڈرا اور ان کے مبینہ دفاعی سودے کو بیچ میں گھسیٹ کر اس پر اپنے دوستوں کو فائدہ پہونچانے کا الزام لگاتے ہوئے کانگریس پر بدعنوانی میں ملوث ہونے کا الزام لگایا ہے۔

ان سب کے باوجود رفائل معاملہ میں بی جے پی کا غصہ سے بھرا ہوا رد عمل یہ بتاتا ہے کہ بالکل مطمئن قیادت کی شبیہ اب اپنی چمک کھو رہی ہے۔ تقریباً یہی لگ رہا ہے کہ بی جے پی روز بروز حکومت کے اہم اور بنیادی چیلنجوں اور مسئلوں پر توجہ دینے کے بجائے رفائل کی تکا فضیحت میں حصہ لینے پر مجبور ہو رہی ہے۔ اگر انا ہزارے کی تحریک کے وقت کانگریس ٹی وی پر دکھائے جانے والی رام لیلا میدان کی عظیم الشان بھیڑ سے بے چین ہو گئی تھی تو یہاں پر بی جے پی سوشل میڈیا کے ''ہیش ٹیگ وار'' (TagWar#) سے بے چین ہو رہی ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کیوں کانگریس کے ذریعہ کیے گئے رکیک حملہ ''میرا پی ایم چور ہے'' کو ''راہل گاندھی کا پورا خاندان چور ہے'' کے ذریعہ رکیک ترین جواب ملا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری عمومی سیاسی بحثوں کی سطح کس قدر نیچے گر گئی ہے۔ کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رفائل معاملہ بی جے پی کے لیے ''بوفورس معاملہ'' بن چکا ہے، لیکن جس طرح سے کانگریس کے ذریعہ وزیر اعظم نریندر مودی کا نام بار بار انیل امبانی کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے اور ہندوستان ایرونا ٹکس لمٹیڈ (HAL) کی حمایت کی جا رہی ہے، ایسی صورت میں بی جے پی کے لیے نیشنلزم کا جھنڈا لہرانا اتنا آسان نہیں ہے۔ ایک زمانہ سے قائم پبلک سکٹر یونٹ کو نظر انداز کر کے بڑھتے ہوئے قرض میں دبے کروڑ پتی بزنس مین کو ترنگے میں لپیٹنا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ سرکار کے پاس ایچ اے ایل کو درکنار کر کے فرانسیسی لڑاکو جہازوں کا آناً فاناً سودا کرنے کا کیا جواز ہے؟ چاہے اس میں وزارت کی سطح کی بدعنوانی نہ بھی ہو لیکن جس جلد بازی میں چپ چاپ یہ سودا انجام دیا گیا اس سے ایک عام آدمی کے دل میں شک کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ جسے دفاعی سودوں کی اندھیری دنیا پر ذرا بھی بھروسہ نہیں ہے، اب اس کا وزیر اعظم کی ''نہ کھاؤں گا نہ کھانے دوں گا'' والی شبیہ پر کیا اثر ہوگا یہ طے نہیں ہے۔ شاید اپنی ہوشیاری سے وہ اس طوفان سے صحیح سلامت نکل جائیں، لیکن اگر حکومت اس کی اعلیٰ سطحی جانچ کرانے کے بجائے اسے پردے کے پیچھے انجام دینے پر اڑی رہی تو وہ اس پونجی کو برباد کر دے گی۔ ظاہر ہے کوئی ہنی مون دائمی نہیں ہوتا، مودی سرکار کو دھیرے دھیرے اب اس کا پتہ چل رہا ہے۔ **(راجدیپ سر دیسائی، ہندوستان ٹائمز ۲۸/ ستمبر ۲۰۱۸ء: ترجمہ محمد عادل فریدی)**

## اخبارِ جہاں

## سعودی خاتون نے والد کے خلاف سرپرستی کا مقدمہ جیتا

سعودی عرب کی ایک مقامی عدالت نے اپنے والد کی سرپرستی کے خلاف مقدمہ دائر کرنے والی خاتون کے حق میں فیصلہ دے دیا، اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق، مذکورہ خاتون نے اپنے والد کی سرپرستی کے خلاف جدہ کی ایک عدالت میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ خیال رہے کہ سعودی عرب میں خواتین کو اگرچہ اسی سال ڈرائیونگ سمیت دیگر کاموں کی اجازت دی گئی ہے، تاہم تا حال وہ اپنے محرم مردوں کی سرپرستی میں شمار ہوتی ہیں، اپنے والد، بھائی، شوہر اور خاندان کے سرپرست مرد کی اجازت کے بغیر انہیں بیرون ملک سفر کی اجازت نہیں دی جاتی ہے، اسی طرح شادی کے لیے بھی ان کو اپنے سرپرست کی رضامندی لینی ضروری ہے، اسی طرح کئی معاملات میں خواتین کو اپنے سرپرست مرد کا اجازت نامہ پیش کرنا پڑتا ہے، لیکن اس سال حکومت نے خواتین کو سرپرست کی اجازت کے بغیر کاروبار یا ملازمت کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ (بحوالہ روزنامہ انقلاب)

## ایران سے گیس پائپ لائن کیلئے روس و پاکستان کا معاہدہ

ایران سے پاکستان اور ہندوستان تک سمندر کے اندر گیس پائپ لائن کی تعمیر کے منصوبے کو لاگو کرنے کے سلسلہ میں روس اور پاکستان نے ایک مفاہمت کی عرضداشت پر دستخط کئے ہیں۔ روس کے نائب وزیر برائے توانائیاناتولی یانوسکی نے کہا کہ اب روس، ایران اور ہندوستان کو اس معاہدے پر دستخط کی جانکاری دے گا۔ اس کے بعد ہندوستان کے ساتھ ایسے ہی معاہدے پر دستخط کیا جانا ہے۔ یہ منصوبہ ۲۰۱۳ء میں ایران کے خلاف پابندیوں کے نفاذ کی وجہ سے رک گیا تھا، لیکن ۲۰۱۷ء میں اسکو دوبارہ شروع کیا گیا۔ نومبر ۲۰۱۷ء میں روس اور ایران نے ایک میمورنڈم پر دستخط کئے جس میں ایران سے ہندوستان میں گیس کی سپلائی کے لئے روسی حمایت پر غور وخوض کیا گیا تھا۔ (یو این آئی)

## برکس ممالک کا بین الاقوامی فورم پر تعاون کرنے پر اتفاق

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے الگ برکس ممالک کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں بین الاقوامی فورم پر آپس میں تعاون کرنے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ روسی وزارت خارجہ کی رپورٹ کے مطابق نیویارک میں جمعرات کو ہونے والی میٹنگ میں برکس ممالک؛ برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ کے وزرائے خارجہ نے شرکت کی۔ وزراء نے امن وامان کے قیام، اقتصادی اور مالی استحکام اور پائیدار ترقی کے مسئلوں پر تبادلہ خیال کیا۔ برکس ممالک کے وزراء خارجہ نے جوہانسبرگ میں ۲۵/ سے ۲۷/ جولائی کے درمیان ہوئے برکس کے دسویں اجلاس میں لئے گئے فیصلے کو نافذ کرنے کے اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اجلاس میں ہندوستان کی وزیر خارجہ سشما سوراج نے جمعرات کو پاکستان پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ لشکر طیبہ، جیش محمد اور حقانی نیٹ ورک جیسے دہشت گرد گروپ سرکاری حمایت سے پھل پھول رہے ہیں اور ایسی دہشت گرد تنظیموں کے بنیادی ڈھانچے کو تباہ کرنا دہشت گردی سے لڑنے کی سمت میں پہلا قدم ہوگا۔ (یو این آئی)

## ایران نے ریڈیو ایکٹیو ڈیوائس کا ذخیرہ چھپا رکھا ہے: نیتن یاہو

اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ ایران نے ریڈیو ایکٹیو ڈیوائس اور دھماکہ خیز مادوں کا بڑا ذخیرہ چھپا رکھا ہے جس سے یہ اشارے ملتے ہیں کہ ایران کی نظر ایٹمی ہتھیاروں کے پروگرام پر ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی عام اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نیتن یاہو نے کہا کہ تہران کے ضلع تورقوز آباد میں ایک گودام میں تقریباً پندرہ کلوگرام ریڈیو ایکٹیو مادہ رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں پہلی بار آج انکشاف کر رہا ہوں کہ ایران کا تہران میں ایک خفیہ پلانٹ اور ایک خفیہ جوہری گودام ہے جس میں ایران کے خفیہ جوہری پروگراموں سے متعلق ڈیوائس اور مادوں کا ذخیرہ رکھا ہوا ہے۔ (یو این آئی)

## روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی پر آنگ سانگ سوچی کی اعزازی کینیڈین شہریت منسوخ

کینیڈا کی پارلیمنٹ نے روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی اور جنگی جرائم پر خاموشی اختیار کیے رکھنے پر میانمار کی رہنما آنگ سانگ سوچی کی اعزازی شہریت ختم کرنے کے حق میں ووٹ دے دیا۔ پارلیامنٹ کی منظوری کے بعد آنگ سانگ سوچی کی اعزازی شہریت منسوخ کردی جائے گی، بین الاقوامی خبر رساں ادارے کے مطابق کینیڈا کی پارلیامنٹ میں میانمار کی رہنما آنگ سانگ سوچی کی اعزازی شہریت کی منسوخی کے لیے رائے شماری ہوئی۔ آنگ سانگ سوچی کو اعزازی شہریت ۲۰۰۷ء میں دی گئی تھی۔ آنگ سانگ سوچی کی اعزای شہریت کی منسوخی کی قرارداد گزشتہ روز پیش کی گئی تھی جب کہ ایک ہفتے قبل ہی کینیڈا کی پارلیمنٹ نے میانمار کے فوجی مظالم کو روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی قرار دیا تھا۔ آنگ سانگ سوچی نے روہنگیا مسلمانوں کے قتل عام پر مجرمانہ خاموشی اختیار کی جس پر عالمی قیادت اور اداروں نے شدید تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق میانمار فوج کے افسران مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث ہیں لیکن آنگ سانگ سوچی کی حکومت نے فوجی افسران کو سزا دینے سے انکار کردیا تھا۔ میانمار کی نوبیل انعام یافتہ رہنما آنگ سانگ سوچی کینیڈا کی اعزازی شہریت حاصل کرنے والی چھٹی عالمی شخصیت تھیں۔ اس فہرست میں نسلی امتیاز کے خلاف جدوجہد کرنے والے معروف افریقی رہنما آنجہانی نیلسن منڈیلا، پرنس کریم آغا خان، بودھ مذہبی رہنما دلائی لامہ، جنگ عظیم دوم میں انسانیت کی خدمت کرنے والے راؤل والینگ برگ اور پاکستان کی ملالہ یوسف زئی شامل ہیں۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

**سید محمد عادل فریدی**

## مسجد کی لازمیت کا معاملہ آئینی بنچ کو بھیجنے سے انکار

**بابری مسجد کے مقدمہ کی روزانہ سماعت ۲۹/ اکتوبر سے**

سپریم کورٹ کی سہ رکنی بنچ میں سے جسٹس دیپک مشرا اور جسٹس اشوک بھوشن نے ۱۹۹۴ء کے اس معاملہ کی سماعت دوبارہ کرنے اور اس کو آئینی بنچ کے پاس بھیجنے سے انکار کر دیا جس میں عدالت نے کہا تھا کہ اسلام میں نماز کے لیے مسجد لازمی نہیں ہے۔ جب کہ جسٹس عبدالنظیر نے کہا کہ مسجد اسلام کا لازمی جزء ہے، اس پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہئے۔ واضح رہے کہ ۱۹۹۴ء میں اسماعیل فاروقی کے مقدمہ میں فیصلہ سناتے ہوئے سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ مسجد اسلام کا لازمی جزء نہیں ہے، یعنی نماز کے لیے مسجد ضروری نہیں ہے، نماز کہیں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ بابری مسجد کی زمین کے تنازعہ میں اس نقطہ کو شامل نہیں کیا جا سکتا، اور بابری مسجد کا معاملہ محض زمین کی حقیت کا معاملہ ہے۔ جب کہ عرضی گذار کا کہنا تھا کہ زمینی تنازع میں الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کے نپٹارہ سے پہلے اسماعیل فاروقی بنام حکومت ہند معاملہ میں نماز کے سلسلہ میں ۱۹۹۴ء میں کیے گئے فیصلے سے متعلق سپریم کورٹ کے تبصرہ پر غور کیا جانا چاہئے۔ لیکن سہ رکنی بنچ کے دو فاضل ججوں چیف جسٹس دیپک مشرا اور جسٹس بھوشن نے اس کو آئینی بنچ کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا، جبکہ سہ رکنی بنچ میں شامل جسٹس عبدالنظیر نے اپنے دو ساتھی ججوں سے الگ فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ اس معاملہ بڑی بنچ میں جائزہ لیا جانا ضروری ہے۔ اب بابری مسجد کی زمین کی حقیت کے مقدمہ کی سماعت ۲۹/ اکتوبر سے شروع ہوگی۔ واضح ہو کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد حکومت نے متنازع اراضی کو اکوائر کر لیا تھا، جس کو اسماعیل فاروقی نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا کہ حکومت کو مسجد کی زمین اکوائر کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس پر سپریم کورٹ نے ۱۹۹۴ء میں فیصلہ سنایا کہ نماز کے لیے مسجد لازمی نہیں ہے، اس لیے حکومت کے مسجد کی زمین کو اکوائر کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ایجنسی)

## سپریم کورٹ کا فیصلہ پر پیچ، اس پر تفصیل سے غور کیا جائے گا: حضرت امیر شریعت

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری امیر شریعت بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ العالی نے سپریم کورٹ کے اس تبصرے پر کہ نماز کے لیے مسجد ضروری نہیں ہے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بابری مسجد کے سلسلہ میں سپریم کورٹ میں کا جو حالیہ فیصلہ آیا ہے وہ بابری مسجد کی حقیت و ملکیت سے متعلق نہیں ہے، حقیت کا مقدمہ سپریم کورٹ میں چل رہا ہے، اس کی سماعت ۲۹/ اکتوبر سے شروع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ چند دنوں میں نئے چیف جسٹس کا تقرر ہوگا اور وہ سپریم کورٹ کی بنچ متعین کریں گے، اس بنچ کے سامنے پورے مقدمہ کی سماعت ہوگی، جہاں تک سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کا تعلق ہے وہ پر پیچ ہے اور اس کی تفصیلات پر قانون دانوں سے مشورہ کیا جا رہا ہے، اس موضوع پر قانونی جائزہ کمیٹی کی میٹنگ بھی ہوگی اور فیصلہ کے مندرجات پر تفصیلی غور وفکر کے بعد کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

## بہار میں جرائم کا گراف تیزی سے بڑھ رہا ہے

نتیش حکومت کے قانون اور انصاف کے راج کا دعویٰ ریاست بہار میں دن بدن بڑھتے ہوئے جرائم کے گراف سے کھوکھلا ثابت ہوتا جا رہا ہے۔ اگست ۲۰۱۷ء سے جون ۲۰۱۸ء کے بیچ میں جرائم میں بیس فیصد کا اضافہ درج کیا گیا ہے، گیارہ مہینے کی مدت میں پولیس نے ۲/ لاکھ ۳۱/ ہزار فوجداری کے معاملے درج کیے ہیں، جن میں ۲۲۷۲/ قتل اور ۱۲۷۸/ عصمت دری جیسے سنگین جرائم ہیں۔ اس درمیان عصمت دری کے معاملہ میں ۲۳/ فیصد اور قتل کے معاملہ میں ۲۱/ فیصد کا اضافہ درج کیا گیا ہے۔ حالانکہ جرائم پر قابو پانے کے لیے بہار حکومت نے ٹی سی ایس کے ساتھ ۲۳۳/ کروڑ کا معاہدہ کیا ہے، اس معاہدہ کے تحت کرائم اینڈ کرمنل ٹریکنگ نیٹ ورک سسٹم نافذ کیا جائے گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس اقدام کا جرائم کی روک تھام پر کیا اثر ہوتا ہے

## دعائے مغفرت

امارت شرعیہ کے متعلقین کے درمیان اور علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ رضاء گروپ آف اسکول کے چیرمین جناب خالد رضا خان کا گذشتہ ۲۵/ ستمبر ۲۰۱۸ء روز منگل کو وصال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون دوسرے دن بعد نماز ظہر جنازہ کی نماز فقیر واڑہ مسجد دریاپور سبزی باغ کے قریب ادا کی گئی اور شاہ گنج کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی، نماز جنازہ میں ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی، نائب ناظم امارت شرعیہ و سکریٹری دار العلوم الاسلامیہ مولانا سہیل احمد ندوی، مفتی یحیٰ غنی قاسمی استاذ دار العلوم الاسلامیہ کے علاوہ دار العلوم الاسلامیہ کے اساتذہ وطلبہ کی بڑی تعداد شریک رہی۔ اس موقع پر ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ جناب خالد رضا صاحب دین کے کاموں میں پوری حیات خاص دلچسپی لیتے رہے، وہ اپنے والد بزرگوار جناب الحاج احمد رضا خان کے کاموں میں ان کے دست راست رہے، دار العلوم الاسلامیہ سے ان کو بے پناہ محبت تھی۔ امارت شرعیہ کے نائب ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی نے کہا کہ میری ملاقات جناب خالد رضا خان سے زیادہ تو نہیں تھی لیکن دو چار ملاقاتوں سے اندازہ ہوا کہ وہ دینی حمیت رکھنے والے انسان تھے، دار العلوم الاسلامیہ امارت شرعیہ کے لیے کی گئی ان کی خدمات ان کی آخرت کی نجات کا ذریعہ بنے گی، دار العلوم الاسلامیہ امارت شرعیہ کے سکریٹری مولانا سہیل احمد ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ جیسے ہی ان کی وفات کی خبر ملی دار العلوم الاسلامیہ کے اساتذہ اور طلبہ میں غم کا ماحول چھا گیا، سب لوگ دعاء مغفرت اور ایصال ثواب میں لگ گئے، دار العلوم الاسلامیہ سے ان کی محبت بے پناہ تھی، ان کی یہ محبت ان کی قبر کو روشن رکھے گی اور جنت میں ان کا مقام بلند ہوگا۔ مرحوم کے وصال پر نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی مدیر نقیب، معاون مدیر مولانا رضوان احمد ندوی کے علاوہ دیگر ذمہ داران امارت شرعیہ اور ادارہ نقیب نے بھی اظہار تعزیت کیا ہے۔ قارئین نقیب سے بھی مرحوم کے لیے مغفرت اور بلندئ درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

طب و سائنس

# دل کے دورے کے علامات

افشاں مراد

ہارٹ اٹیک کی کچھ ایسی واضح علامات بھی ہیں جو بیشتر افراد کو معلوم نہیں اور انہیں معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے تاہم وہ دل کے دورے کے خطرے کی نشاندہی کر رہی ہوتی ہیں۔ تو ایسی ہی چند خاموش علامات کے بارے میں جانیے جن میں سے کسی ایک کا بھی تجربہ آپ کو ہو تو فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ علامات ہارٹ اٹیک سے ایک ماہ قبل ہی سامنے آنے لگتی ہیں لہذا بچاؤ کا امکان بھی زیادہ ہوتا ہے۔ دل کے دورے کی علامات کو قبل از وقت بھانپ لینے اور علاج کرانے سے زندگی کے بچنے کا امکان کافی حد تک بڑھ جاتا ہے۔

دل کے دورے کی 12 اہم علامات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ **بے چینی**: ہارٹ اٹیک کی وجہ سے عام طور پر بے چینی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے یا یہ کہہ لیں کہ موت کا خوف یہ بے چینی بڑھا دیتا ہے۔ جسم میں بے چینی اور بے آرامی بڑھنا دل کے دورے کی سب سے پہلے ظاہر ہونے والی علامتوں میں سے ایک ہے۔

2۔ **سینے میں درد**: سینے میں درد ہارٹ اٹیک کی سب سے نارمل اور ظاہری علامت ہے۔ اس علامت کو عموماً ہم سب اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر میمن کا کہنا ہے کہ تمام ہارٹ اٹیکس میں سینے میں درد ہو ایسا ضروری نہیں۔ بلکہ بعض اوقات سینے کا درد دل کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ دل کی بیماری سے متعلق سینے کا درد چھاتی کی ہڈی میں عین درمیان میں ہوتا ہے ذرا سا بائیں جانب کی طرف، اور اس میں محسوس یہ ہوتا ہے کہ سینے پر کوئی ہاتھی چڑھ کر بیٹھ گیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ایک بے آرامی، سینے کا بھنچنا، دباؤ یا بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ لیکن بعض خواتین کا کہنا ہے جو کہ اس کیفیت سے گزر چکی ہیں کہ درد کوئی غیر معمولی نہیں تھا کہ اس کے بارے میں سوچا جاتا کہ یہ ہارٹ اٹیک ہے۔ خواتین کا کہنا ہے کہ ان کو اکثر سینے میں جلن محسوس ہوتی ہے بجائے دباؤ یا درد کے ان کا سینہ جل رہا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معدے کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ لیکن یہ دراصل دل کی وجہ سے ہوتا ہے۔

3۔ **کھانسی**: مسلسل کھانسی بھی دل کے فیل ہونے کی علامت ہے۔ جس کے نتیجے میں پھیپھڑوں میں پانی چلا جاتا ہے۔ کچھ کیسز میں جن لوگوں کا دل کام کرنا چھوڑ دیتا ہے ان کے بلغم میں خون بھی آنے لگتا ہے۔

4۔ **چکر آنا**: ہارٹ اٹیک کی صورت میں سر ہلکا ہو جاتا ہے اور اکثر بے ہوشی بھی طاری ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ چکر بھی آنے لگتے ہیں ایسے میں دل کی دھڑکن نارمل محسوس نہیں ہوتی۔

5۔ **تھکن**: خاص طور پر خواتین میں غیر معمولی تھکن سوار رہتی ہے۔ دل کے دورے یا دل کی بیماری کی صورت میں خواتین پہ کئی دنوں، ہفتوں تھکن طاری رہتی ہے اور وہ ہر وقت تھکاوٹ محسوس کرتی ہیں۔ یہ بھی علامت ہے کہ آپ کا دل صحیح طور پر کام نہیں کر پاتا۔ البتہ صرف تھکن کا ہونا دل کی بیماری کی علامت نہیں ہے، تھکن کی تو اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لیکن جب آپ کو اپنی طبیعت اچھی محسوس نہ ہو رہی ہو اور ہوا بھی آپ کو چھو کر گزرے تو آپ کو برا محسوس ہو رہا ہو ایسے میں اپنی علامات کو انٹرنیٹ اور کتابوں میں ڈھونڈنے کے بجائے فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں کیونکہ وقت کا ضیاع خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

6۔ **متلی یا بھوک کا نہ لگنا**: یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے کہ لوگ ہارٹ اٹیک کے دوران متلی محسوس کریں یا ابکائیاں آنے لگیں۔ اس میں پیٹ پر سوجن آ جاتی ہے جس کی وجہ سے بھوک بھی متاثر ہوتی ہے۔

7۔ **جسم کے دیگر حصوں میں درد**: کئی بار دل کے دورے کا درد سینے سے شروع ہو کر کندھے، بازو، کہنی، پیٹھ، گردن، جبڑے اور پیٹ تک پھیل جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات سینے میں کوئی درد نہیں ہوتا بلکہ ان دوسرے جسم کے حصوں میں درد ہونے لگتا ہے جیسے کہ ایک بازو میں یا دونوں بازوؤں میں، دونوں کندھوں کے درمیان یہ درد آتا اور جاتا رہتا ہے۔

8۔ **بے ترتیب اور تیز دھڑکن**: ڈاکٹر کہتے ہیں کہ عام طور پر دھڑکن اگر کبھی کبھی بے ترتیب ہو جائے تو اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں لیکن اگر بہت تیز اور بے ترتیب دھڑکن ہو، اس کے ساتھ کمزوری، سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو تو یہ تشویش کی بات ہے، اور اس سے ہارٹ اٹیک کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے یا دل کے فیل ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اگر اس کا علاج نہ کروایا جائے تو یہ ہارٹ فیل یا اچانک موت کا سبب بن سکتا ہے۔

9۔ **سانس لینے میں دشواری یا سانس کا ٹوٹنا**: بعض لوگ آرام کے وقت یا سرد موسم میں یا سخت کام کے دوران سانس لینے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ یہ استھما کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ سانس کا نہ آنا، یا ٹوٹ ٹوٹ کر آنا یا سانس لینے میں دشواری محسوس کرنا دل کے افعال کی کارکردگی متاثر ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اکثر و بیشتر لوگ ہارٹ اٹیک کے دوران کسی قسم کا کوئی درد محسوس نہیں کرتے لیکن سانس لینے میں بہت زیادہ دشواری محسوس کرتے ہیں، کارڈیالوجسٹ کا کہنا ہے کہ ان کی سانس ایسے ہوتی ہے جیسے وہ میراتھن دوڑ کر آ رہے ہوں جبکہ وہ اپنی جگہ سے ہلے بھی نہیں ہوتے۔ ہارٹ اٹیک کے دوران سانس لینے میں دشواری اکثر سینے کی بے آرامی کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن اس کے بغیر بھی یہ مسئلہ دل کی بیماری میں سامنے آ جاتا ہے۔

10۔ **پسینے کی زیادتی**: دل کی بیماری یا اٹیک میں ٹھنڈے پسینے آنا ایک بہت عام علامت ہے جس کے بارے میں سب جانتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہر کا کہنا ہے کہ آپ کسی کرسی پر بیٹھے ہوں گے اور آپ کو ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہو جائیں گے، جیسے کہ آپ نے بہت محنت کی ہو جبکہ آپ صرف بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

11۔ **سوجن**: دل کی کارکردگی متاثر ہونے کی صورت میں آپ کے جسم میں پانی بھر جاتا ہے جس سے جسم کے مختلف حصوں میں سوجن ہو جاتی ہے جیسے کہ پیروں، ٹخنوں، پیٹ، پنڈلیوں وغیرہ پر خاصا ورم نظر آتا ہے۔ اس میں سوجن کی وجہ سے اچانک وزن بھی بڑھ جاتا ہے اور بھوک کی کمی بھی ہو جاتی ہے۔

12۔ کمزوری: ہارٹ اٹیک سے پہلے یا اس کے دوران کچھ لوگوں کو بہت شدید قسم کی کمزوری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک خاتون کا کہنا تھا کہ ان کو اس قدر کمزوری تھی کہ ان کو لگتا تھا کہ شاید وہ اپنی انگلیوں میں ایک کاغذ بھی نہیں پکڑ سکیں گی۔ ان تمام علامات کو نظر انداز کرنے کے بجائے ان پر غور و فکر کریں۔ دل جسم کا سب سے نازک حصہ ہے اور اس پر ہی زندگی کا پورا نظام منحصر ہے۔ دل کے دورے سے بچاؤ کے لیے دل کی صحت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ہفتہ رفتہ ہفتہ رفتہ ہفتہ رفتہ ہفتہ رفتہ ہفتہ رفتہ راشد العزیری ندوی

## حکومت ہر جگہ آدھار کارڈ کو لازم نہیں کر سکتی: سپریم کورٹ

سپریم کورٹ نے چند شرائط کے ساتھ آدھار کارڈ کی آئینی حیثیت برقرار رکھی ہے۔ جسٹس سیکری نے اپنی، چیف جسٹس اور جسٹس کھانولکر کی جانب سے اکثریتی فیصلہ سناتے ہوئے واضح کیا کہ پرائیویٹ کمپنیاں آدھار ڈیٹا کا مطالبہ نہیں کر سکتیں۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے حکومت کو ڈیٹا کی حفاظت کے لئے مضبوط نظام تیار کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے بینک اکاؤنٹ کھلوانے، موبائل کنکشن لینے اور اسکولوں میں داخلہ کے لئے آدھار کارڈ کی لازمیت ختم کر دی ہے البتہ پین کارڈ کے لئے اس کی لازمیت برقرار رکھی ہے، جسٹس چندر چوڑ نے اس سے اختلاف کیا، اور اپنا علاحدہ فیصلہ سنایا جبکہ جسٹس بھوشن نے الگ فیصلہ سناتے ہوئے زیادہ تر معاملوں پر اکثریت کے فیصلے سے اتفاق کیا ہے، آئینی بینچ نے یہ بھی کہا کہ عدالت کی اجازت کے بغیر بایومیٹرک ڈاٹا کو قومی سلامتی کے نام پر کسی دوسری ایجنسی کو شیئر نہیں کر سکتی، کورٹ نے حکومت کو یہ یقینی بنانے کا بھی حکم دیا کہ غیر قانونی تارکین وطن کو آدھار کارڈ نہ ملے۔ جسٹس سیکری نے کہا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر چیز بہترین ہو، کچھ مختلف (یونیک) بھی ہونا چاہیے، انہوں نے آدھار کارڈ میں جعلسازی کے خدشہ سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اس نے غریبوں کو شناخت اور طاقت دی ہے، جسٹس سیکری نے کہا کہ آدھار معاشرے کے پسماندہ لوگوں کو حق شناخت دیتا ہے، آدھار شناخت کے دیگر شواہد سے بھی مختلف ہے، کیونکہ اسے ڈپلیکیٹ نہیں کیا جا سکتا ہے، ساتھ ہی اس میں کم از کم معلومات ہی جمع کی جاتی ہیں۔ انہوں نے مرکزی حکومت سے جلد از جلد ڈیٹا تحفظ کا مضبوط قانون نافذ کرنے کے لئے بھی کہا۔ عدالت نے کہا کہ پرائیویٹ کمپنیاں آدھار نہیں مانگ سکتیں۔ سپریم کورٹ نے اسکولوں میں داخلہ کے لئے آدھار کی لازمیت ختم کر دی ہے، لیکن مرکزی ثانوی امتحان بورڈ (سی بی ایس ای) قومی اہلیت اور داخلہ امتحان (نیٹ) اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے لئے یہ ضروری ہوگا۔ (ہمارا سماج ۲۷/ستمبر)

## بہار میں ڈائل 100 کا آغاز

سرکار نے قانون کا راج قائم رکھنے کے لئے جدید تکنیک کے استعمال کی پیش رفت تیز کر دی ہے۔ اب 100 نمبر پر اطلاع دینے پر آدھے گھنٹے کے اندر گاؤں اور شہروں میں جرائم پیشوں کے خلاف پولیس کارروائی شروع کر دے گی۔ 100 ڈائل پر جرائم سمیت دیگر شکایتوں کی اطلاع بھی دی جا سکے گی۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے قانون کا راج قائم رکھنے کی ذمہ داری دوہراتے ہوئے کہا کہ قانون پر عمل درآمد کرانے میں پولیس کا کافی اہم رول ہے۔ داروغہ کو اسی لیے قانون کا حق دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ ہر تھانہ اور او پی میں ٹیلی فون لگائے جائیں گے۔ زمین تنازع میں پولیس سسٹم کے رول کی جانچ کی جائے گی۔ 50 فیصد سے زائد جرائم کی واردات زمین تنازع سے جڑے ہوتے ہیں، اسی کی وجہ سے قتل کی واردات ہوتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تھانہ کو اضافی 2-2 گاڑیاں مہیا کرائی جائیں گی، انہوں نے پولیس محکموں کو بھروسہ دلایا کہ سسٹم کو درست کرنے اور جدید تکنیک سے لیس کرنے میں فنڈ کی کمی نہیں ہونے دی جائے گی۔ (عوامی نیوز ۲۶/ستمبر)

## 13634 عہدے پر ہوں گی بحالیاں

ایجوکیشن ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ای آر ڈی او) بہار نے کل 13634 عہدوں پر بحالی کا اعلان کیا ہے، یہ بحالیاں بیسک ٹیوشن ٹیچر (بی ٹی ٹی) کے 13222، بلاک ایجوکیشن کنٹرولر (بی ای سی) کے 383 اور ضلع ایجوکیشن کنٹرولر (ڈی ای سی) کے 29 عہدوں پر ہوں گی۔ سبھی بحالیاں ریاست کے سات کمشنریوں میں ہوں گی ان میں ترہت، دربھنگہ، کوسی، پورنیہ، بھاگلپور، مونگیر اور مگدھ کمشنری شامل ہیں، یہ بحالیاں 11 مہینے کے لئے کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہوں گی۔ امیدواران عہدوں کے لئے آن لائن فارم 18 اکتوبر 2018 تک بھر سکیں گے۔ تمام طرح کی بحالیوں میں ریزرویشن کا فائدہ صرف ریاست بہار کے باشندے ہی حاصل کر پائیں گے، دیگر ریاست کے جنرل امیدوار ہی فارم بھرنے کے مجاز ہوں گے۔ 13222 بیسک ٹیوشن ٹیچر کے عہدے پر بحالی کے لئے امیدوار کا کسی بھی سبجیکٹ میں گریجویشن ہونا ضروری ہے۔ عالم آنرس امیدوار بھی فارم بھر سکتے ہیں۔ بی ایڈ، بی ٹی، پی ٹی ٹی کر چکے امیدواروں کو اولیت دی جائے گی۔ عمر کی 21 سال سے 45 سال تک ہونی چاہیے، جب کہ 383 بلاک ایجوکیشن کنٹرولر عہدہ کے لئے کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی ادارہ سے بی ایڈ، بی ٹی سی، بی پی ایڈ، ڈی ایڈ، جے پی ٹی، این ٹی ٹی، پی ٹی ٹی کی سند حاصل ہونی چاہئے۔ عمر کی حد 22 سال سے 45 سال ہے۔ ضلع ایجوکیشن کنٹرولر کے 29 عہدہ کے لئے اہلیت پوسٹ گریجویٹ ایم ایڈ، ایم فل، پی ایچ ڈی کر چکے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر کی حد 24 سال سے 45 سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ لائق امیدواروں کا انتخاب میٹرک انٹر، بی اے، ایم اے اور ٹریننگ میں حاصل شدہ نمبرات کی بنیاد پر میرٹ لسٹ تیار کر بحالی کی جائے گی۔ آن لائن فارم بھرنے یا مزید تفصیلی جانکاری حاصل کرنے کے لئے امیدوار ویب سائٹ www.erdo.in پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ (عوامی نیوز ۲۶/ستمبر)

# بقیات

**صفحہ اول کا بقیہ(جمہوریت میں اٹھنے والے ہاتھوں کی قیمت ہوتی ہے)** ............ مولانا عتیق الرحمٰن صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ کے نظام کو پورے ملک میں پھیلایا جائے، تاکہ لوگوں میں سمع وطاعت کا جذبہ مزید ابھرے، اس اجلاس سے مولانا ایوب نظامی صاحب، مولانا انوار اللہ فلک صاحب، جناب شہنواز خان صاحب، مولانا اعجاز احمد صاحب، قاری شعیب صاحب نوادہ، ماسٹر مشتاق علی صاحب، ماسٹر انوار احمد صاحب، مولانا انور حسین قاسمی نے بھی اظہار خیال کیا۔ مجلس شوریٰ کے اس اجلاس میں مختلف آرا کی روشنی میں باتفاق رائے یہ تجاویز منظور ہوئیں۔

**☆ تجویز بابت تین طلاق قانون کی مذمت:**

۱۔امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس مرکزی حکومت کی جانب سے تین طلاق آرڈیننس لانے کے فیصلے کی مذمت کرتا ہے، اور اسے ہندوستانی دستور میں اقلیتوں سے متعلق دفعات کی خلاف ورزی اور دینی معاملات میں مداخلت قرار دیتا ہے مجلس کا احساس ہے کہ اس آرڈیننس سے جمہوری قدروں سے لوگوں کا اعتماد کم ہوگا، جو ملک کی سالمیت اور امن وامان کے ماحول کے لیے انتہائی نقصاندہ اور مضر ہوگا، اس لیے حکومت کو اس آرڈیننس کو نافذ کرنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

**☆ تجویز بابت ہجومی تشدد:**

۲۔ملک میں ہجومی تشدد کے ذریعہ بے گناہ لوگوں کا قتل ملک کی مختلف ریاستوں میں ہو رہا ہے، عدالت کی ڈانٹ پھٹکار بھی موثر ثابت نہیں ہو رہی ہے، اس کی وجہ سے ملک میں عدم رواداری کا ماحول بڑھ رہا ہے، مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس اس صورت حال کو ملک کے لیے خطرناک سمجھتا ہے، اور مرکزی و ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہجوم کے ذریعہ قانون شکنی پر روک لگائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں اور جو سماج دشمن عناصر ان معاملات میں ملوث ہیں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

**☆ تجویز بابت ووٹر لسٹ میں نام کی شمولیت:**

۳۔ یہ اجلاس لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ ابھی فہرست رائے دہندگان میں ناموں کی شمولیت کا کام چل رہا ہے، غلط ناموں کی اصلاح بھی کی جا رہی ہے، ہر آبادی میں کچھ ایسے لوگوں کو متحرک ہونا چاہیے جو اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر بالغ مرد وعورت کے نام کی شمولیت فہرست رائے دہندگان میں ہو جائے۔ یہ ایک اہم ترین کام ہے اس لیے اس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے، یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کا تعلق ہندوستانی شہریت کے ثبوت سے جڑا ہوا ہے۔

**☆ تجویز بابت تعلیم مذہبی:**

۴۔کالج اور اسکول میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کو دینی تعلیم دینے کے لیے روزانہ ایک گھنٹہ قرآن ونماز سکھانے کا نظام بنایا جائے۔

۵۔آؤ قرآن اور نماز سیکھیں کے عنوان سے شادی شدہ خواتین کے لیے تعلیم بالغاں کا نظم کیا جائے۔

۶۔امارت شرعیہ کے ماتحت نئے مقامات پر اسکول کھولے جائیں اور ان میں دینیات کی تعلیم کو شامل کیا جائے۔

۷۔ائمہ کرام ہر جمعہ کے خطبہ میں اسلام کے بنیادی عقائد کا تعارف کرائیں خاص طور پر ایمان باللہ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب، ایمان بالانبیاء، ایمان بالغیب، ایمان بالآخرت وغیرہ کا تعارف کرائیں، اس کے لیے امارت شرعیہ کے شعبۂ امور مساجد کو متحرک اور فعال بنایا جائے۔

۷۔طہارت، وضو، غسل کیسے کریں، عبادت، اخلاق، معاملات، پڑوسیوں، والدین کے حقوق وغیرہ کی تعلیم ہر ایک فرد کو لازمی دی جائے۔

**☆ تجویز بابت تنظیم امارت:**

۸۔امارت شرعیہ کی تنظیم کو ضلع اور بلاک کی سطح پر مضبوط کرنے کے لیے اور لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔اور ہر ماہ نقباء امارت شرعیہ وائمہ کرام کے اجتماعات منعقد کیے جائیں۔

**☆ تجویز بابت خواتین بیداری:**

۹۔خواتین بیداری کے سلسلہ میں بھی فکر کی جائے اور اس کی بھی مقامی وضلعی تنظیم قائم کی جائے اور اس میں بچیوں کے تعلیمی اداروں سے رابطہ قائم کیا جائے، اور ان کی معلمات سے یہ خدمت لی جائے۔

۱۰۔خواتین کے ذمہ دار حضرات کو اس کا پابند بنایا جائے کہ وہ اس تحریک میں اپنی خواتین کو حصہ لینے اور خواتین کے اجتماعات میں شرکت کی نہ صرف اجازت دیں، بلکہ ایسے اجتماعات میں خود ساتھ لے جائیں۔اس کے لیے مناسب ہے کہ ہر ضلع میں تحفظ شریعت خواتین ونگ قائم ہو اور اس کی ذمہ داری پوری کرنے کے لیے خواتین میں سے متحرک اور دیندار خاتون کو کنوینر اور نائب کنوینر بنانا زیادہ مناسب ہوگا۔

مجلس شوریٰ کی اس میٹنگ کا آغاز جناب قاری انور حسین قاسمی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، مولانا مفتی مجیب الرحمٰن قاسمی نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ نے مرحومین کے لیے تجویز تعزیت پیش کی، نیز اجلاس کی نظامت بھی مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی صاحب نے انجام دی۔ اس اجلاس میں شرکت کرنے والوں میں مولانا خورشید عالم مدنی، مولانا محمد فاروق بسوریا، حضرت مولانا سعید احمد قاسمی نقش بندی سیتامڑھی، مولانا عتیق الرحمٰن قاسمی پٹنہ، ڈاکٹر جمال اشرف چنکو ہرا، مولانا اعجاز احمد سابق چیرمین بہار اسٹیٹ مدرسہ بورڈ، جناب خورشید انوار عارفی صاحب عالم گنج، جناب ساغر نوشیرواں چھپرہ، جناب مولانا شمیم اختر ندوی ممبئی، جناب ڈاکٹر مجید عالم رانچی، جناب پروفیسر عبدالغفور صاحب ایم ایل اے، جناب نہال احمد خان گیا سابق ایم ایل اے، مولانا مطیع الرحمٰن سلفی مدنی ڈائرکٹر توحید ایجوکیشنل ٹرسٹ کشن گنج، مولانا محمد عارف رحمانی ناظم جامعہ رحمانی مونگیر، مولانا محمد مرغوب عالم رحمانی پرنسپل مدرسہ شمس العلوم کاشی پور، سمستی پور، جناب محمد خالد عرف بھٹو بہار شریف، جناب مولانا خالد حسین نیموی بیگوسرائے، جناب محمد اختر بنولیا بہار شریف، جناب حاجی سلام الحق بہار شریف، جناب ماسٹر انوار احمد صاحب بیگوسرائے، جناب حاجی محبّ الرحمٰن عرف اجنبی صاحب بیگوسرائے، جناب انجینئر ممتاز احمد صاحب مانڈر کھگڑیا، جناب غازی عارفی صاحب کھگڑیا، جناب حافظ محمد اطہر صاحب پپر الطیف کھگڑیا، جناب حاجی اقبال صاحب جموئی، جناب انوار الحسن وسطوی حاجی پور، جناب ڈاکٹر سید مسعود عالم پٹنہ سٹی، جناب انجینئر ابو رضوان صاحب سلطان گنج، جناب ڈاکٹر ابو الکلام صاحب سہرسہ، جناب ڈاکٹر معیز الدین صاحب سہرسہ، جناب حاجی فرید الدین رحمانی مظفر پور، جناب فیاض احمد حالی ایڈووکیٹ گیا، جناب عبد القیوم انصاری صاحب انجمن ترقی اردو بہار، جناب مفتی خالد حبیب ندوی جامعہ صدیقیہ ڈگروا، جناب مولانا انوار اللہ فلک سیتا مڑھی، جناب سید مناظر الاسلام دھرم پور، سمستی پور، جناب مولانا محمود الحسن رحمانی بشن پور پورنیہ، مولانا امجد بلیغ رحمانی ارریہ، جناب حاجی اکرام الحق ارریہ، جناب ذاکر بلیغ رحمانی ایڈووکیٹ بتیا، جناب ڈاکٹر مجیب الرحمٰن بتیا، جناب ماسٹر صفی الرحمٰن عرف ممتاز صاحب ہرسنگھ پور، دربھنگہ، جناب سید قدرت اللہ صاحب بہار شریف، جناب قاری شعیب صاحب مدرسہ عظمتیہ نوادہ، مولانا فیاض صاحب مدھوبنی، مولانا مفتی توحید مظاہری صاحب صدر مدرس مدرسہ رحمانیہ سوپول دربھنگہ، پروفیسر سعید الرحمٰن سوپول، جناب مولانا قاصد الاسلام رحمانی سہرسہ، مولانا مشیر الدین رحمانی مونگیر، جناب قاری غضنفر صاحب گیا، مولانا ایوب نظامی دانا پور، جناب رضوان اشرف سابق وارڈ کاؤنسلر پھلواری شریف، جناب زاہد الرحمٰن کشن گنج، مولانا عبد الواحد ندوی پروفیسر صغریٰ کالج بہار شریف، مولانا مصباح الدین اگزبیشن روڈ پٹنہ، مولانا اعجاز کریم صاحب صدر تنظیم ائمہ مساجد پٹنہ، مولانا نجم الدین صاحب مغربی چمپارن، جناب مشتاق علی صاحب یکہتہ مدھوبنی، مولانا آفتاب عالم رحمانی علی نگر لکھی سرائے، جناب شہنواز احمد خان ہزاری باغ، جناب عطاء الرحمٰن صدیقی گڈا، مفتی فضل الرحمٰن قاسمی جامتاڑا، جناب مولانا عین الحق رحمانی بھاگل پور، مولانا عتیق اللہ قاسمی امام جامع مسجد فقیر وارہ، پٹنہ، جناب سید شاہد انور ندوی اورنگ آباد، جناب محمد ناطق قادری اورنگ آباد، جناب مولانا منظور عالم قاسمی اٹکی، رانچی، جناب شمیم اقبال بے بی لینڈ پھلواری شریف، جناب نجم الحسن نجمی صاحب نجم فاؤنڈیشن پھلواری شریف، جناب انجینئر ایاز صاحب ہارون نگر، جناب محمد وسیم صاحب ہارون نگر پٹنہ، جناب ظفیر صاحب ضمیرا اسٹیٹ کٹیہار، جناب مولانا عظیم الدین رحمانی خواجہ پورہ، مولانا عبد الحفیظ قاسمی قاضی شریعت کٹک وغیرہ کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اخیر میں حضرت امیر شریعت کی دعا پر شب کے ساڑھے نو بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

**بقیہ بھلاوا** ...... گویا موہن بھاگوت نظریاتی طور پر نئے پن کا اعلان کرتے ہیں اور وزیر اعظم اس کو عملی طور پر برت کر یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے نظریات بدل گیے ہیں اور اب ہم ان نظریات کی طرف بڑھ رہے ہیں جو ہندوستان کے تکثیری سماج کا ہر دور میں رہا ہے۔ نیتوں کا حال اللہ ہی جانتا ہے، ہمیں بدگمانی سے بچنے کا بھی حکم دیا گیا ہے، لیکن آثار وقرائن یہی بتاتے ہیں کہ یہ ایک انتخابی ہتھکنڈہ ہے جو اگلے انتخاب کو سامنے رکھ کر اپنایا گیا ہے۔

**بقیہ مولانا اہل اللہ قاسمی** ...... بلاشبہ وہ صبر کے کوہ گراں تھے، سنگین ترین حالات اور انسانی وجود کو متزلزل کر دینے والی پریشانیوں میں بھی جزع فزع کی کیفیات سے دوچار نہیں ہوئے، توکل گویا ان کے عناصر ترکیبی کا جزو لاینفک تھا، لہذا کبھی تنخواہ ملنے میں تاخیر ہوتی یا مدرسہ مالی مشکلات سے دوچار ہوتا، اساتذہ وذمہ داران آتے، پریشانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے کیسے پورا ہوگا جواب میں بس ایک جملہ کہہ کر خاموش ہو جاتے "اللہ پورا کرے گا" گویا سب کہتے "متی نصر اللہ" اور وہ جواب دیتے "الا ان نصر اللہ قریب" پھر اسباب کی فراہمی میں جٹ جاتے، زندگی کے چھوٹے موٹے واقعات کبھی کبھی انسان کی پوری طبیعت کا خاکہ پیش کر دیتے ہیں، میری والدہ جو ان کی بڑی بہن ہیں سناتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کی والدہ نے کوئی ڈبہ کھولنے کیلئے دیا، انہوں نے کھول کر جوں کا توں واپس کر دیا، والدہ نے کہا اہل اللہ تم نے دیکھا نہیں کہ ڈبہ میں کیا ہے، فرمایا امی آپ نے کھولنے کا حکم دیا ہے دیکھنے کی اجازت نہیں دی تو کیسے دیکھوں، والدہ نے کہا "الحمد للہ مجھے اہل اللہ میں خیر کے آثار نظر آرہے ہیں۔" انتہائی غیض وغضب کی حالت میں بھی بہت اونچی آواز میں نہیں بولتے، ان کے شاگرد اس بات کی تصدیق کریں گے کہ مدرسہ کے چھوٹے بچوں کی تنبیہ کیلئے بھی ڈانٹ پھٹکار کا طریقہ نہیں اپناتے، بچوں کے ساتھ شفقت اور نرمی ان کی فطرت تھی، اللہ نے انہیں خوش اخلاقی، حلم و بردباری، عاجزی وانکساری کے زیور سے آراستہ کیا تھا، جس نے انہیں لوگوں کا چہیتا بنا دیا تھا۔ حضرت مولانا کی خوبی یہ تھی کہ کثرت عبادات کے ساتھ اخلاقیات ومعاملات میں بھی شریعت کی تعلیمات وہدایات سے سرمو انحراف سے بھی حتی الوسع بچنے کی کوشش کرتے، رقیق القلب ایسے کہ کسی کی ادنی پریشانی سن کر رو پڑتے، مہمان نوازی ان کا امتیاز تھا، امیر غریب، خاص، عام، عالم جاہل کوئی پہونچ جائے حتی الوسع مہمان نوازی میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ شدید ناراضگی کے عالم میں بھی، بدکلامی، بدگوئی یا مخالفین کی غیبت نہ کرتے، طیش کے عالم میں بھی کرخت دار آواز میں گفتگو کسی نے نہیں سنی۔ گاؤں میں گھوم جائیے ان کے ارد گرد والوں سے پوچھ لیجئے کسی کو یہ یاد نہیں کہ اپنے ذاتی معاملات کی وجہ سے انہوں نے کبھی غیض وغضب کا اظہار کیا یا ان کا کوئی جھگڑا ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر خاص وعام ان کے ذکر خیر میں رطب اللسان ہے۔ دعا ہے کہ رب رحیم وکریم ان کو اپنے جوار رحمت میں مقام خاص عنایت کرے۔ آمین!!!

## اعـــــلان مفقـــود الخبــــری

● مقدمہ نمبر ۷/۸/۴۲۴/۳۹ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ توپسیا کولکاتا) روبی بیگم بنت شیخ بیچو مقام ۷/۱۱ توپسیا سکنڈ لین تھانہ تلجلا ضلع کولکاتا۔ مدعیہ۔ بنام ریاض الدین عرف شکیل ولد غلام رسول مقام 31/Q رائے چرن گھوش لین چوتھی منزل تھانہ تلجلا ضلع کولکاتا۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف دار القضاء توپسیا کولکاتا میں عرصہ ۱۰/سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع دار القضاء کو دیں اور آئندہ تاریخ پیشی ۲۳/صفر ۱۴۴۰ھ مطابق یکم نومبر ۲۰۱۸ء روز جمعرات کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/ بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں مقدمہ فیصل کیا جا سکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت

● مقدمہ نمبر ۴۳/۷/۹۰/۳۹ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ سیوان) آرزو خاتون بنت محبوب عالم مقام وڈاکخانہ کوئنی تھانہ مانجھا گڑھ ضلع گوپال گنج۔ مدعیہ۔ بنام۔ نوشاد علی ولد انوار الحق مقام رتن سرائے بلوا ٹولہ، ڈاکخانہ وتھانہ برولی ضلع گوپال گنج۔ مدعا علیہ۔ اطلاع بنام مدعا علیہ۔ مقدمہ ہذا میں مدعیہ نے آپ کے خلاف دار القضاء سیوان میں عرصہ ۸/سال سے غائب ولا پتہ ہونے، نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ تاریخ پیشی ۲۳/صفر ۱۴۴۰ھ مطابق یکم نومبر ۲۰۱۸ء روز جمعرات کو آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/ بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں مقدمہ فیصل کر دیا جائے گا۔ فقط۔ قاضی شریعت

# ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

## دارالقضاء امارت شرعیہ ملک کا ایک معیاری اور مثالی ادارہ ہے

### امارت شرعیہ میں قضاۃ کی سالانہ میٹنگ میں حضرت امیر شریعت کا خطاب

دارالقضاء مسلمانوں کے عائلی اور پرسنل معاملوں کو شریعت اور قرآن وحدیث کی روشنی میں حل کرنے اور ان کے باہمی نزاعات کا تصفیہ کرنے والا ادارہ ہے، جو کہ سرکاری عدالتوں سے مقدمات کا بوجھ کم کر کے ایک طرح سے عدالتوں کی مدد بھی کر رہا ہے، یہ کوئی متوازی عدالت نہیں ہے۔ یقیناً دارالقضاء امارت شرعیہ کا ایک معیاری اور مثالی شعبہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم نے امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کے مرکزی اور ذیلی دارالقضاء کے قاضیوں کی سالانہ میٹنگ میں کیا۔ واضح ہو کہ مورخہ ۲۲ر ستمبر ۲۰۱۸ء روز سنیچر کو امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کے مرکزی دارالقضاء اور اس کے تحت قائم تمام ذیلی دارالقضاء کے قضاۃ کی سالانہ میٹنگ کانفرنس ہال امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ میں صبح دس بجے سے منعقد ہوئی۔ امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہونے والی اس میٹنگ کی نظامت مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی امارت شرعیہ نے کی، میٹنگ کا باضابطہ آغاز مولانا شمس الحق قاسمی قاضی شریعت گریڈیہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر اپنے صدارتی خطاب میں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے پوری بحث کا نچوڑ پیش کیا اور کار قضاء کے تعلق سے بعض دشواریوں کا حل بیان کیا، آپ نے قاضیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا کام لوگوں کو آسانیاں فراہم کرنا ہے، لیکن اس کے ساتھ احتیاط کا پہلو بھی مدنظر رہنا چاہئے، اس بات کا خصوصی خیال رکھا جائے کہ ہمارے کسی عمل یا فیصلہ کی ضرب امارت شرعیہ کے اصول ومقاصد پر نہ پڑے۔ حضرت امیر شریعت نے اپنی گفتگو میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ذریعہ پیش کیے گئے طلاق ثلاثہ مخالف بل اور اس پر لائے گئے موجودہ آرڈیننس کی بھی تفصیلی وضاحت کی۔ آپ نے تمام قضاۃ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ قرآن وسنت کے دلائل کی بنیاد پر حق بات کو سماج میں پھیلائیں۔

تلاوت کلام اللہ کے بعد میٹنگ کا باضابطہ آغاز ہوا اور سابقہ تجاویز پر عملی پیش رفت کو مولانا مفتی انظار عالم قاسمی نے پڑھ کر سنایا۔ میٹنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ امارت شرعیہ کے دارالقضاء کی خصوصیت ہے کہ یہاں کم وقت اور کم خرچ میں آسانی سے انصاف فراہم ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں اس اصول کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے اور یہاں انصاف طلب کرنے والوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنی چاہئیں نہ کہ انہیں دشواری میں مبتلا کرنا چاہئے۔ مولانا محمد قاسم مظفر پوری نے دارالقضاء کے نظام کو مزید مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے کئی مفید تجاویز پیش کیں اور قضاۃ کو ہدایات دیں۔ ان حضرات کے علاوہ مولانا نذر توحید مظاہری قاضی شریعت چترا، مولانا محمد شبلی القاسمی، مولانا محمد ثناء الہدیٰ قاسمی، مولانا سہیل احمد ندوی، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائبین ناظم امارت شرعیہ، مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی صدر مفتی امارت شرعیہ مولانا مفتی سعید الرحمٰن قاسمی مفتی امارت شرعیہ، مولانا سعود عالم قاسمی قاضی شریعت جمشید پور، مولانا محمد انور قاسمی قاضی شریعت رانچی، مولانا محمد ارشد قاسمی قاضی شریعت گوگری کھگڑیا، مولانا ارشد قاسمی قاضی شریعت کشن گنج، مولانا مفتی انظار عالم قاسمی، مولانا شمس الحق قاسمی قاضی شریعت گریڈیہہ، مولانا فلاح الدین قاسمی قاضی شریعت توپسیا، مولانا ارشد رحمانی قاضی شریعت مہدولی دربھنگہ، مولانا مفتی رضی احمد ندوی قاضی شریعت جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر وغیرہ نے بھی ایجنڈہ کے مختلف پہلوؤں گفتگو کی اور قیمتی آراء پیش کیں۔ اخیر میں امیر شریعت کی دعا پر پہلی نشست کا اختتام دوپہر ڈھائی بجے ہوا، دوسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی اور دیر رات تک چلتی رہی۔

## جذبہ رفاقت اور تعاون باہمی وفاق المدارس کی اساس وبنیاد: صدر وفاق

### مجلس عاملہ وفاق المدارس الاسلامیہ کی نشست اہم فیصلوں کے ساتھ اختتام پذیر

وفاق المدارس الاسلامیہ، مدارس کے اجتماعی نظام کی ایک شکل ہے، یہاں نصاب تعلیم، نظام تعلیم اور نظام امتحان میں یکسانیت کے ساتھ کام کیا جاتا ہے، جذبہ رفاقت اور تعاون باہمی کے جذبہ سے اس کام کو فروغ ہوا ہے اور آئندہ بھی ہوگا، کیوں کہ یہی اس نظام کی اساس وبنیاد ہے، اس نظام کو پہلے سے زیادہ منصوبہ بند اور مضبوط انداز میں آگے بڑھانے کی ضرورت ہے، یہ نظام جس قدر مضبوط ہوگا، مدارس اسلامیہ میں معیاری تعلیم کو فروغ نصیب ہوگا، ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ کے صدر اور قاضی شریعت حضرت مولانا محمد قاسم مظفر پوری نے کہی، وہ میٹنگ روم امارت شرعیہ میں وفاق المدارس الاسلامیہ کی مجلس عاملہ سے خطاب فرما رہے تھے، انہوں نے کہا کہ وفاق کو اس کا بھی جائزہ لینا چاہیے کہ کون سے ایسے چھوٹے مدارس ہیں جو اپنے وسائل اور علاقہ کی ضرورت کے اعتبار سے عربی درجات کا آغاز کر سکتے ہیں، اس سے بڑے مدارس پر ابتدائی عربی درجات کے طلبہ و بوجھ کم ہوگا، او رمعیار تعلیم میں اضافہ ہوگا، وفاق المدارس الاسلامیہ کے ناظم اور امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ کے نائب ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے اپنی تحریری رپورٹ میں فرمایا کہ ۱۹۹۶ء میں وفاق المدارس الاسلامیہ کا قیام عمل میں آیا، تب سے یہ اپنے عظیم مقاصد کے حصول میں قلت وسائل کے باوجود مصروف عمل ہے، جس کے بہتر اور اچھے نتائج سامنے آ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ عربی درجات کے جو مدارس ہیں، ان کے امتحان وفاق کے ذریعہ لیے جانے کی وجہ سے نصاب کی تکمیل ہو رہی ہے، اور اس کی وجہ سے ان مدارس میں کافی سدھار آیا ہے۔ انہوں نے مجلس کو بتایا کہ سہ سالہ میقات کے لیے ذمہ داروں کا امسال انتخاب بھی ہونا ہے، جو بین المدارس اجتماع کے موقع پر جامعہ رشید العلوم چترا جھارکھنڈ میں ہوگا۔ مولانا سہیل احمد ندوی رکن مجلس عاملہ اور سکریٹری دارالعلوم الاسلامیہ نے نظام امتحان کو مزید چست ودرست بنانے کی اہمیت پر زور دیا، انہوں نے دفتر وفاق المدارس الاسلامیہ کے کاموں میں مزید تیزی لانے اور بر وقت اقدام کرنے کا مشورہ دیا، مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے وفاق کے مالیاتی استحکام کے لیے ملحقہ مدارس سے رکنیت اور امتحان فیس کی وصولیابی کو یقینی بنانے کی ضرورت بتائی، انہوں نے اس سلسلہ میں مدارس ملحقہ کے ذمہ داروں کی جانب سے ہونے والی تساہلی پر افسوس کا اظہار کیا، مولانا مفتی اقبال احمد صاحب مدرسہ اسلامیہ شکر پور بھرواہ دربھنگہ نے بڑے مدارس کے لیے نگراں اور ممتحن کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت بتائی تاکہ نگراں اور ممتحن پر بوجھ کو کم کیا جا سکے، قاضی اعجاز احمد صاحب ناظم مدرسہ محمود العلوم دملہ مدھوبنی نے ممتحن حضرات کی فہرست کو اپ ڈیٹ کرنے کا مشورہ دیا، قاضی محمد ارشد صاحب استاذ مدرسہ نور العلوم گوگری ضلع کھگڑیا نے ہر ضلع میں وفاق کا ایک مرکز قائم کرنے اور اس کے ذریعہ ضلع کے تمام مدارس تک وفاق کے احکامات و پیغامات کو پہونچانے کی شکل تجویز کی، مولانا عبداللہ صاحب سابق پرنسپل مدرسہ فضل رحمانی بھلاہی ضلع سہرسہ نے اساتذہ اور طلبہ کے درمیان بڑھ رہی دوری پر تشویش جتائی، ان کا خیال تھا کہ اس دوری کی وجہ سے طلبہ پوری طرح اساتذہ سے کسب فیض نہیں کر پا رہے ہیں، تجویز تعزیت ناظم وفاق المدارس الاسلامیہ نے پیش کیا، صدر وفاق المدارس نے مرحومین کے لیے دعاء مغفرت کی ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی، نائب ناظم مولانا محمد شبلی قاسمی، صدر مفتی مولانا سہیل احمد قاسمی، دارالعلوم وقف دیوبند کے استاذ مولانا شمشاد قاسمی بھی اس مجلس میں شریک ہوئے، مجلس عاملہ کی اس میٹنگ میں مولانا شکیل احمد قاسمی مدرسہ بشارت العلوم کھرما، مولانا عبدالکریم صاحب استاذ مدرسہ امدادیہ دربھنگہ، مولانا محمد انعام الحق صاحب جامعہ اسلامیہ رشید العلوم بھاگلپور، مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی مفتی امارت شرعیہ، مولانا نیر عالم ندوی جامعہ مدینۃ العلم نستہ کٹیہار، مولانا محمد اقبال مظاہری ناظم جامعہ فیض العلوم دلکولہ ضلع اتر دیناجپور، مولانا اظہار الحق قاسمی مدرسہ نظامیہ اشرف المدارس للچہ سہرسہ، مولانا انوار احمد قاسمی مدرسہ اسلامیہ سونرے تموریا مدھوبنی، مولانا مفتی یحیٰ غنی صاحب دارالعلوم الاسلامیہ امارت شرعیہ، مولانا محمد ضیاء الرحمٰن قاسمی مہتمم کلیۃ عائشہ سوپول، مولانا محمد فخر عالم ندوی نمائندہ جامعہ ربانی منورواشریف سمستی پور، مولانا یوسف قاسمی مدرسہ محمود العلوم دملہ، محمد اکرام الحق، عطاء الرحمٰن صدیقی، گڈا، مولانا محمد نور الہدیٰ قاسمی وغیرہ نے شرکت کی اور مختلف ایجنڈا کے تحت بحث ومباحثہ مین حصلہ لیا، مجلس کا آغاز قاضی محمد ارشد گوگری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، سابقہ کارروائی کی خواندی نائب ناظم وفاق مفتی سعید الرحمٰن قاسمی نے کی، صدر وفاق المدارس کی دعا پر مجلس عاملہ کی یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

## وفاق المدارس کا بین المدارس اجتماع ۲ر تا ۴ر اکتوبر

وفاق المدارس کے زیر اہتمام اور جامعہ رشید العلوم چترا جھارکھنڈ کے زیر انتظام ۲ر تا ۴ر اکتوبر بہار اور جھارکھنڈ کے عربی درجات اور شعبہ حفظ کے اساتذہ کا بین المدارس اجتماع جامعہ رشید العلوم چترا جھارکھنڈ میں منعقد ہو رہا ہے، جس میں ملک کے نامور مدارس کے اساتذہ مختلف علوم وفنون کے طریقہ تدریس اور مدارس کو درپیش تعلیمی، تدریسی مسائل ومشکلات پر مذاکرہ کریں گے، اجتماع میں شرکت کے لیے خطوط جاری کئے گئے ہیں اور فون سے بھی رابطہ کیا جا رہا ہے، جامعہ رشید العلوم چترا کے مہتمم اور دارالقضاء امارت شرعیہ چترا کے قاضی شریعت حضرت مولانا مفتی نذر توحید صاحب نے فرمایا کہ اجتماع کی تیاریاں آخری مرحلے میں ہیں، انہوں نے تمام مدارس اسلامیہ کے ذمہ داران خواہ وہ وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ سے ملحق ہوں یا غیر ملحق، کم سے کم دو اساتذہ جن میں ایک عربی درجات کے ہوں اور ایک درجہ حفظ میں پڑھاتے ہوں ضرور بھیجیں، مدارس کی تعلیم کو مزید معیاری بنانے کی جدوجہد میں شامل ہوں، شرکاء یکم اکتوبر کی شام کو یا ۲ر اکتوبر کی صبح پہونچ جائیں تاکہ افتتاحی اجلاس میں ان کی شرکت ہو سکے، وفاق المدارس کے ناظم اور امارت شرعیہ کے نائب ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے فرمایا کہ جو اساتذہ اجتماع میں شریک ہوں گے ان کو ایک سند بھی دی جائے گی۔ چترا پٹنہ سے ڈائرکٹ بس جاتی ہے، ٹرین سے گیا اتر کر آسانی سے چترا جامعہ رشید العلوم پہونچا جا سکتا ہے، جن حضرات تک دعوت نامہ نہ پہونچا ہو یا فون سے رابطہ نہ ہو سکا ہو وہ اس اخباری بیان ہی کو دعوت نامہ سمجھ کر تشریف لائیں، یہ اطلاع وفاق المدارس الاسلامیہ امارت شرعیہ کے مولانا سعید کریمی نے دی ہے۔

## حج کے خواہش مند افراد پاسپورٹ بنوانے کا عمل بلا تاخیر شروع کر دیں

مورخہ ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۸ء کو حج کمیٹی آف انڈیا ممبئی میں منعقدہ نشست میں ہوئے مذاکرات کے مطابق حج ۲۰۱۹ء کے لیے حج فارم مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۲۰۱۸ء سے بھرا جائے گا، اس کے پیش نظر حج بھون پٹنہ میں حج کے خواہش مند افراد کے لیے آن لائن پاسپورٹ کا فارم بھرنے کا کاؤنٹر قائم کر دیا گیا ہے، جہاں آ کر پاسپورٹ کے لیے آن لائن درخواست دی جا سکتی ہے، اور تفصیلات حاصل کی جا سکتی ہے۔ حج ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۰۱۹ء کے لیے خواہش مند حضرات جن کے پاس اپنا پاسپورٹ نہیں ہے، یا ہاتھ سے لکھا ہو پرانا پاسپورٹ ہے، یا پاسپورٹ کی مدت میں توسیع کی ضرورت ہے۔ وہ اپنا پاسپورٹ بنوانے کا عمل جلد از جلد شروع کر دیں، واضح ہو کہ حج کا فارم بھرنے کے خواہش مند درخواست گزاروں کے پاس ویلڈ (Valid) مشین ریڈیبل بین الاقوامی پاسپورٹ ہونا لازمی ہے۔ حج کے خواہش مند بہت سے افراد بر وقت پاسپورٹ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے حج کا فارم نہیں بھر پاتے ہیں۔ اور اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کو موخر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، اس لیے بہار ریاستی حج کمیٹی نے ایسے افراد کی پاسپورٹ بنوانے میں مدد کرنے کا انتظام کیا ہے۔ واضح ہو کہ بہار ریاستی حج کمیٹی ۲۰ر ستمبر ۲۰۱۸ء سے ریاست گیر ترغیب حج کی مہم بھی چلا رہی ہے جو آئندہ ۲۰ر اکتوبر ۲۰۱۸ء تک جاری رہے گی۔ اس ضمن میں ائمہ مساجد اور خطیب حضرات سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی تقریروں کے ذریعہ حج کی ترغیب دیں اور حج کے فضائل وبرکات اور استطاعت کے باوجود فریضہ حج کی ادائیگی سے محروم رہ جانے والے افراد کے متعلق احادیث میں وارد ہونے والی وعیدوں کو اپنی تقریروں اور خطبوں نیز خصوصی مجلسوں میں لوگوں کے سامنے بیان کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ صاحب استطاعت لوگوں کو اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ حج کے خواہش مند حضرات مزید معلومات کے لیے ریاستی حج کمیٹی کے مندرجہ ذیل فون نمبرات پر رابطہ کر سکتے ہیں:

9693638579,8271463343,0612-2203315

Volume:56/66,Issue:38 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqeeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
THE NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

آسان سمجھتی ہے کیوں تدریس کو دنیا
ذروں کو یہ خورشید بنانے کا عمل ہے
(نامعلوم)

# ۲۰۱۹ء عام انتخابات: مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟

**محمد شاہ نواز عالم ندوی**

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیزی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ روز اول سے ہی خیر وشر کا ٹکراؤ رہا ہے۔ لیکن اکیسویں صدی کی ابتدا سے ہی پورے عالم انسانی میں عمومی طور پر اور مشہور زمانہ، یکتائے روزگار جمہوریت کا حامل ملک ہندوستان میں خصوصاً اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مسموم باد صرصر کچھ زیادہ ہی زوروں پر ہے۔ یوں تو ملک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا ماحول آزادی کے بعد سے ہی ہموار ہونے لگا تھا۔ 1857ء ہندوستان کی تاریخ میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لحاظ سے حد فاصل ہے۔

اس سے قبل یہاں کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا تھا اور نہ ہی کوئی فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ ہندو اور مسلمان ایک ساتھ صلح وآشتی کے ساتھ رہتے اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ 1857ء کے بعد برطانوی حکمرانوں نے دانستہ طور پر ہندو اور مسلمانوں کے درمیان نفرت پھیلانے کی پالیسی اپنائی۔ کیوں کہ اس وقت تحریک آزادی پورے عروج پر تھی اور ہندو مسلمان کاندھے سے کاندھا ملا کر خارجی حکومت کے بائیکاٹ کی صدا لگا رہے تھے اور انگریزی سامراج کیخلاف یک آواز ہوکر بغاوت کردی تھی۔ انگریزوں نے پوری ذہانت کے ساتھ بغاوت کو کچلنے کے لئے ایک ہی راستہ اپنایا کہ ''بانٹو اور راج کرو''، اس وقت ہندوستان میں انگریزوں کے ترجمان اور وزیر خارجہ برائے ہند سر چارلس ووڈ نے وائسرائے لارڈ الجن کو 1862ء میں ایک خط لکھا ''ہم نے بھارت میں اپنا اقتدار ایک برادری کو دوسری برادری کے خلاف کھڑا کر کے قائم کر رکھا ہے اور ہمیں اسے جاری رکھنا چاہئے۔ اس لئے ان کو متحد ہونے کے شعور سے باز رکھنے کیلئے آپ جو کچھ کر سکتے ہیں کریں۔'' (مختصر تاریخ ہند)

14 جنوری 1887ء کے ایک خط میں وزیر خارجہ وسکاؤنٹ کراس نے گورنر جنرل ڈفرن کو لکھا: ''مذہبی احساس کی تقسیم ہمارے مفاد میں ہے اور ہم ہندوستانی تعلیم اور تعلیمی مواد پر آپ کی تفتیشی کمیٹی سے اچھے نتائج کی امید کرتے ہیں۔'' اسی طرح وزیر خارجہ جارج ہیملٹن نے گورنر جنرل لارڈ کرزن کو لکھا: ''اگر ہم ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقے کو دو حصوں ہندو اور مسلمان میں تقسیم کر سکتے ہیں تو اس سے ہماری پوزیشن مضبوط ہوگی۔۔۔۔ ہمیں درسی کتب کو اس طرح تیار کرنا چاہئے کہ دونوں مذاہب کے اختلافات میں مزید اضافہ ہو۔''

اس طرح 1857ء کے بعد برطانوی حکمرانوں نے دانستہ طور پر ہندوؤں اور مسلمان کے درمیان نفرت پھیلانے کی پالیسی اپنائی اور اس پر کئی طرح سے عمل کیا گیا۔ مذہبی رہنماؤں کو دوسرے مذہب کے خلاف بولنے کے لئے رشوت دی گئی۔ انگریز کلکٹر خفیہ طور پر پنڈتوں کو بلا کر مسلمانوں کے خلاف بولنے کے لئے پیسے دیتے اور اسی طرح مولویوں کو ہندوؤں کے خلاف تقاریر کرنے کے لئے پیسے دیئے جاتے۔ مسجد کے سامنے نماز کے وقت اشتعال پھیلانے والے ایجنٹوں کے ذریعہ زور وشور سے موسیقی بجوائی جاتی یا پھر مندروں کے سامنے گائے کے گوشت پھنکوائے جاتے اور دیواروں پر اللہ اکبر کے نعرے لکھوائے جاتے۔''

یہی فرقہ واریت 1947ء کے بعد بھی جاری رہی۔ 1948ء میں حیدر آباد دکن 40 ہزار سے زائد مسلمان قتل کئے گئے۔ 31 جنوری 1979ء میں مغربی بنگال جل اٹھا جس میں ایک ہزار سے زائد افراد کو قتل کیا گیا۔ پھر 1980ء میں مراد آباد فساد کے شعلوں کی لپیٹ میں آگیا۔ جس میں ڈھائی ہزار سے زائد افراد لقمہ اجل بن گئے۔ 18 فروری 1983ء کی ایک شام بھی یادگار رہے کہ آسام جل رہا تھا اور آتش جب تک خاک میں تبدیل ہوتی اس وقت تک 2191 مسلمان موت کی گہری نیند سو چکے تھے۔ 1989ء میں تقریباً دو ماہ تک جاری بھاگل پور فساد میں ایک ہزار سے زیادہ مسلمانوں کا قتل کیا گیا تھا اور بعد میں فساد کے متاثرین کے مکانات، دکانیں، کھیت اور دوسری جائیدادوں پر دیگر لوگوں نے جبری قبضہ کر لیا تھا یا انہیں خوفزدہ کر کے اونے پونے دام دے کر خرید لیا تھا۔ کہاں تک شمار کروائیں۔ میرٹھ، ملیانہ، مہاراشٹرا، کے فسادات تو خود ہی منہ بولتی تصویر ہے۔

حالیہ دنوں میں اس نے خطرناک صورت حال اختیار کر لی ہے۔ اس وقت ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی نے سرجیکل اسٹرائیک ڈرامے کے بعد کئی مواقع پر زور وشور سے یہ بات کہی ہے کہ ہم نے وہ کر دکھایا جو کسی حکومت نے نہیں کیا۔ پتہ نہیں اس سے وہ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو ان کی باتوں میں بہت حد تک صداقت نظر آتی ہے۔ ان کے جیسا تو کوئی وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ ہندوستان میں نہیں بنا جو سیلفی اور بیرون ملک سب سے زیادہ گھومنے کے لئے مشہور ہوا ہو، جو کام کم اور پروپیگنڈے میں زیادہ یقین رکھتا ہو۔

وہ بھی ہندوستان کے ایک صوبے کے پہلے وزیر اعلیٰ تھے جن کے دامن گجرات فسادات کی وجہ سے اتنے داغدار ہو گئے کہ بیرون ممالک نے ان کی آمد پر پابندی لگادی اور جن کی وزیر اعظم کی حیثیت سے برطانیہ جانے پر ان کے خلاف احتجاج ہوا، ان کے دور حکومت میں ہی ہندوستان میں سب سے طویل ڈھائی ماہ تک گجرات کا فساد ہوا تھا جس میں ڈھائی ہزار سے زیادہ مسلمان شہید ہوئے اور کئی آج بھی لاپتہ ہیں اور طویل کرفیو کا ریکارڈ بھی ان ہی کی حکومت کے سر ہے۔ 2014ء میں قائم اس حکومت کے دوران وقفہ وقفہ سے مسلمانوں کو گرم کر کے سڑکوں پر لانے کی کوششیں جاری رہیں اور جاری ہیں۔ ہجومی تشدد میں اب تک 50 سے زائد مسلم نوجوان موت کی بے پناہ گہرائیوں میں جا چھپے ہیں، جن کی فائلیں یا بند ہو چکی ہیں یا ان کو واقعی مجرم قرار دے کر اصل مجرم کی پذیرائی کی گئی ہے۔ وزیر اعظم خود اپنی بیوی کے دکھ اور درد کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لیکن طلاق کی آڑ میں شریعت میں مداخلت، مسلم پرسنل لاء کو ختم کرنے اور ملک پر یونیفارم سیول کو ڈھونپنے کا کریڈٹ بھی وہی لینا چاہتے ہیں۔ ایک طرف پاکستان کے خلاف زہر افشانی ہوتی ہے اور سرجیکل اسٹرائیک کا ڈرامہ کرتے ہیں پوری دنیا میں خود کو ذلیل کر جاتے ہیں۔ تو دوسری طرف پاکستان سے ایسی دوستی دکھاتے ہیں کہ بن بلائے پاکستان آکر پوری دنیا کو حیرت زدہ کر دیتے ہیں۔

یہ اعزاز بھی ان ہی کی حکومت کو حاصل ہے کہ عدالت مانے یا نہ مانے جس کو بی جے پی نے دہشت گرد کہہ دیا وہ موت کا مستحق ہے اور اسے فرضی انکاؤنٹر میں مار دیا جائے تو اس کی انکوائری نہیں کرائی جائے گی۔ یعنی ان ہی کی حکومت ہندوستان میں عدلیہ ہے اور ان ہی کا فیصلہ حتمی ہے۔ ایسے میں 2019ء عام انتخابات بس آیا ہی چاہتے ہیں تو مسلمانوں کو اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ ہم اس تعلق سے کچھ نہیں کہیں گے بلکہ ایک تجربہ کار، غیر جانبدار، اس پرآشوب دور میں قومی یکجہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لئے کوشاں اور ہندوستانیوں سے ہمدردی رکھنے والے مشہور ٹی وی چینل این ڈی ٹی وی کے معروف صحافی رویش کمار نے کچھ مشورے دیئے ہیں جو من وعن آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ امید ہے کہ اس پر عمل کیا جائے تو مسلمانان ہند کے تعلق سے جو تشویش وبے چینی ہے اس میں یقیناً کچھ کمی آئے گی۔

رویش کمار کی مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل: گزشتہ دنوں مشہور ٹی وی اینکر رویش کمار نے ایک پروگرام کے دوران ہندوستان کے مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل کی، ان کی قیمتی باتیں (1) آپ لوگ بی جے پی اور آر ایس ایس کی تنقید کرنا بند کر دیں (2) آپ کا مخالفت کرنا ہی ان کی طاقت ہے (3) جن کو کرسی پر بیٹھنا ہے وہ اپنے آپ بی جے پی اور آر ایس ایس کا مقابلہ کر لیں گے۔

آپ کی مخالفت کرنے کے کارن ہی بی جے پی اٹھارہ فیصدی مسلمانوں کا ڈر دکھا کر 80 فیصدی ہندوؤں کا ووٹ اپنے پالے میں لانے میں کامیاب رہتی ہے اور پورے کھیل کے ڈائرکٹر تو اصل میں تین فیصد ہی ہیں (4) آپ کو جس کسی بھی پارٹی کو ووٹ دینا ہے دو، جس کی حمایت کرنی ہے کرو، پر بھول کر بھی بی جے پی، آر ایس ایس، مودی کی مخالفت مت کرو (5) بھول جاؤ کہ آر ایس ایس نام کی کوئی تنظیم بھی ہے (6) بھول جاؤ کہ بی جے پی کوئی پارٹی بھی ہے۔ (7) بھول جاؤ کہ مودی کوئی لیڈر بھی ہے (8) آپ کی یہی حالت رہی تو کچھ سالوں میں آپ سیاسی طور پر اچھوت بنا دیئے جائیں گے۔ پھر نہ تو کانگریس آپ کو پوچھے گی، نہ بی جے پی، نہ سماجوادی اور نہ بہوجن سماجوادی۔ آپ صرف جدید ٹکنالوجی اور تعلیم پر دھیان دیں، اتنے نمبرات لائیں کہ بغیر ریزرویشن کے ہی آپ سرکاری نوکریاں حاصل کر لیں (9) آزادی سے پہلے بھارت کے مسلمانوں کی آبادی 35 فیصد تھی اور 35 فیصد سرکاری نوکریوں پر مسلمانوں کا قبضہ تھا۔ اس وقت یہ ریزرویشن جیسا کوئی قانون نہیں تھا۔ جو اس مقام تک پہنچتے تھے وہ اپنی قابلیت کے دم پر ہی پہنچتے تھے اور جو اپنے مذہبی اداروں میں زکواۃ وخیرات کا پیسہ دیتے ہیں، بہتر ہوگا کہ آپ ان اداروں کو بھی زکوٰۃ وخیرات کا پیسہ دیں جو آپ کی تعلیم اور روزگار کیلئے کام کریں۔ اگر ایسے ادارے نہیں ہیں تو بنائیے۔ یاد رکھیئے یہ مسابقتی دور ہے اور آپ ہر شعبہ میں پیچھے ہو رہے ہیں۔ کسی بھی قسم کے سرکاری مدد کا بھروسہ چھوڑ دیجیے۔ جو کرنا ہے آپ اپنے دم پر کیجئے باقی خدا مالک ہے۔ (انڈیا ہیڈ لائنز 19 مارچ 2018)

مذکورہ روداد اور مشوروں کو نہ صرف منطقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے بلکہ زمینی حقیقت سے ارتباط بھی پیدا کیا جائے، کیوں کہ ہم کو اس ملک میں رہنا ہے، یہ ہمارا ملک ہے، ہم یہیں پیدا ہوئے، یہیں پلے بڑھے، ہم کو ملک کو سنوارنا ہے اور اپنی ملی شناخت کے ساتھ زندہ رہنا ہے۔ لیکن ذلت ورسوائی کی زندگی (کیوں کہ مسلمان اگر اسلامی شریعت سے دستبردار ہو جائے اور حکم ربانی سے کنارہ کشی اختیار کر لے تو اس سے بڑی ذلت ورسوائی اور کیا ہو سکتی ہے) سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو مضبوط ومستحکم کرنا ہے۔ مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مایوس ہونا تو کافروں کا شیوہ ہوا کرتا ہے۔ ابھی سے اس سمت میں کام کرنا شروع کر دینا چاہئے، مذکورہ مشوروں کے ساتھ ایک اہم ذمہ داری کی طرف خصوصی توجہ بھی دینی چاہئے، وہ ہے تبلیغ دین اور اسلام کی نشر واشاعت، اسلامی اخلاق وکردار کی ترویج۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب سے ہم نے اس میدان عمل کو ترک کر دیا ہے اور ہم کو جان بوجھ کر اس کام سے دور کیا ہے، تب سے ہی ہم نے ہند میں ہی نہیں پوری کائنات انسانی میں اپنا وقار کھویا ہے۔